Monthly Parliamentary Magazine

AIWAN-E-AAM

July 2016

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ۔ مضبوط عوام

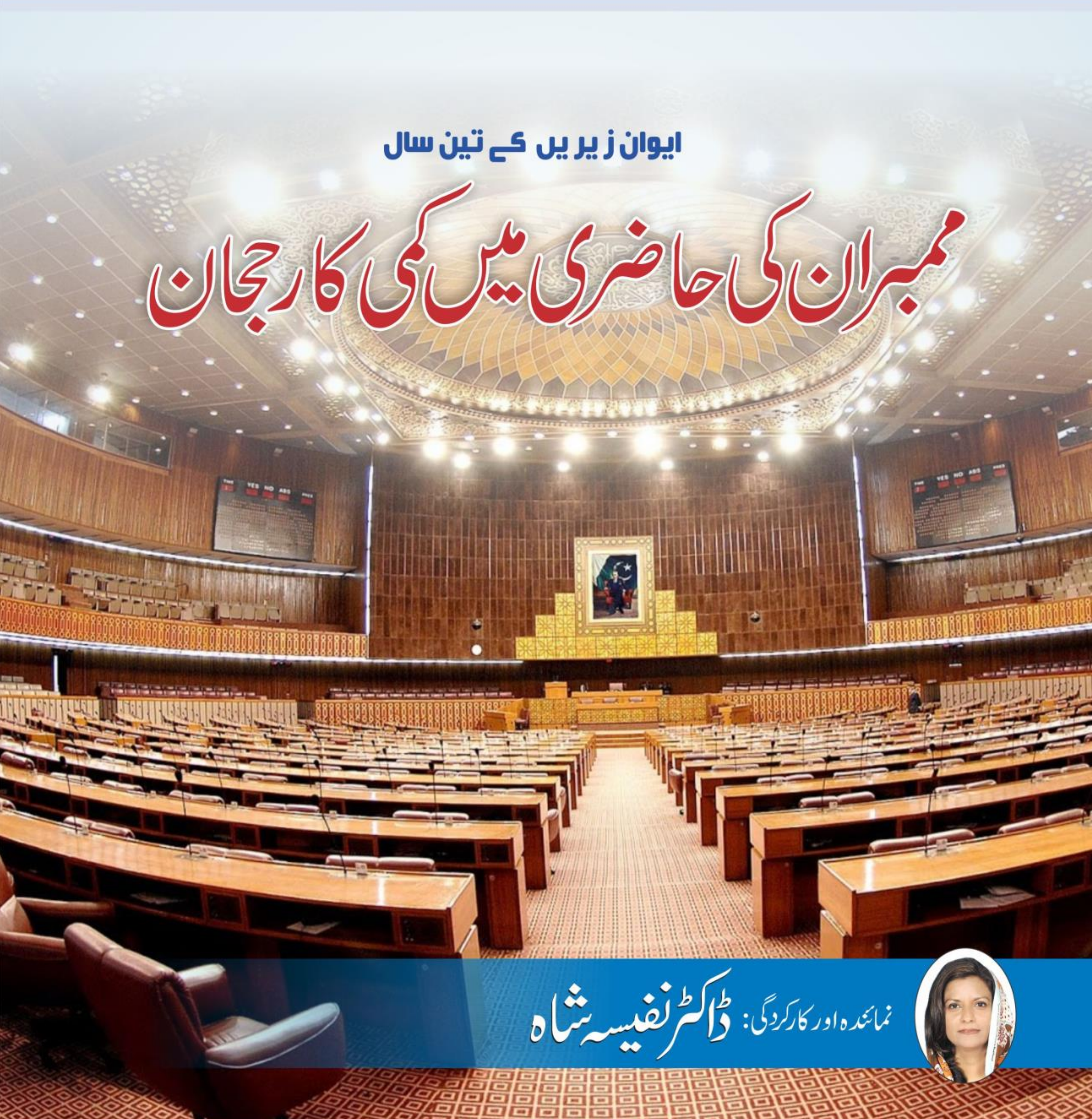

ایوان زیریں کے تین سال

ممبران کی حاضری میں کمی کا رجحان

نمائندہ اور کارکردگی: ڈاکٹر نفیسہ شاہ

موضوعات

اداریہ	3
ایوان بالا: چھ قانونی مسودات دس قراردادوں کی منظوری (جاوید علی)	4
ایوان زیریں: بھرپور قانون سازی، عوامی اہمیت کے معاملات نظرانداز (عثمان اسد)	9
ایوان زیریں: نواز حکومت نے پہلی بار چوتھا بجٹ پیش کیا	12
بلوچستان اسمبلی: بجٹ اجلاس میں 43 فیصد اراکین غیر فعال رہے (حماد حسین)	16
سندھ اسمبلی: چھیالیس فیصد اراکین خاموش بیٹھے دکھائی دیئے (شفقت سومرو)	18
ایوان زیریں کے تین سال: ممبران کی حاضری میں کمی کا رجحان (صلاح الدین صفدر)	21
پنجاب اسمبلی: بجٹ پر بحث، صرف 26 فیصد اراکین نے حصہ لیا (وجاہت بتول)	23
خیبر پختونخوا اسمبلی: بچھتر فیصد اراکین نے بجٹ پر بحث میں دلچسپی نہ لی (عارف خان)	26
قواعد وضوابط ہائے کار: اہم پارلیمانی اصطلاحات (حمیرا ہاشمی)	28
نمائندہ اور کارکردگی: محترمہ نفیسہ شاہ (شفاء چشتی)	31

ایڈیٹر و پبلشر عبدالرزاق چشتی نے خورشید پرنٹنگ پریس، اسلام آباد سے چھپوا کر آفس نمبر 17-ایف، پہلی منزل، افضل سنٹر، سیکٹر جی 10/1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ۔ مضبوط عوام

شمارہ نمبر 18
جلد سوئم

وژن

تمام طبقات کیلئے حقوق، احترام اور وقار کی ضمانت کا حامل جمہوری اور منصفانہ معاشرہ

ایڈیٹر:
عبدالرزاق چشتی

ٹیم ایوانِ عام

محمد عارف خان، حماد حسین، جاوید علی

قیمت: 50 روپے
سالانہ سبسکرپشن: 450 روپے

آفس نمبر 17-ایف، پہلی منزل، افضل سنٹر،
آئی اینڈ ٹی سنٹر، سیکٹر جی-10/1، اسلام آباد۔
فون: 2-8466230 51 92+، فیکس: 8466233 51 92+
ای میل: aiwan-e-aam@tdea.pk

قومی احتساب ترمیمی بل اور پارلیمانی جماعتوں کا کردار

اٹھارہ جولائی 2016 کو ایوان بالا کے 250ویں اجلاس کی پہلی نشست میں ایوان نے قومی احتساب (ترمیمی) بل، 2015 کو کثرت رائے سے مسترد کر دیا۔ یہ بل قومی احتساب آرڈیننس 1999ء میں مزید ترامیم کرنے کیلئے پیش کیا گیا تھا۔ ایوان بالا میں منظوری کیلئے پیش کئے جانے سے قبل قانون وانصاف پر قائم ایوان بالا کی مجلس ہائے قائمہ نے اسکی کثرت رائے سے منظوری دی۔

ایوان بالا میں منظوری کیلئے اس بل کی تحریک حزب اختلاف کی بڑی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی نے پیش کی تاہم ایوان میں حزب اختلاف کی اکثریت کے باوجود ایوان نے مذکورہ قانونی مسودے کو کثرت رائے سے مسترد کر دیا۔ قانونی مسودے میں تجویز کی گئی ترامیم قومی احتساب بیورو (نیب) کے اختیارات صرف وفاق تک محدود کرنے سے متعلق تھیں۔ ایوان بالا میں قانونی مسودے کی حمایت میں 22 اور مخالفت میں 23 ووٹ پڑے۔

حزب اختلاف کی بڑی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی جو اس قانونی مسودے کی محرک تھی نے اسکے مسترد ہونے پر شدید رد عمل بھی ظاہر کیا اور اسکے سینیٹر یہ تبصرہ کرتے پائے گئے کہ اسکو مسترد کرنا وفاق کو کمزور کرنے کی کوشش ہے۔ تاہم ملک کے سنجیدہ حلقے اس قانونی مسودے کو بدعنوانی اور بدعنوانوں کیخلاف پہلے ہی سے موجود کمزور نظام کو مزید کمزور بنانے کے مترادف قرار دے رہے تھے۔ بعض مبصرین کے نزدیک ایوان بالا میں نیب کو وفاق تک محدود کرنے کے اس قانونی مسودے کو لانے سے سے کچھ لوگوں کی بدعنوانی کو صرف نظر انداز کرنے کی خواہش ظاہر ہوتی ہے، حالانکہ حکومت، حزب اختلاف، اہل سیاست ومذہب، عدلیہ، انتظامیہ اور سول سوسائٹی کی نمائندہ تنظیموں سمیت سب طبقات اس بات پر متفق ہیں کہ بدعنوانی اور بدعنوان عناصر سے نمٹنا اس وقت پاکستان کا ایک بہت بڑا مسلہ ہے، کیونکہ بدعنوانی نے وطن عزیز کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔

کسی بھی قانونی مسودے (بل) کو پارلیمان میں لانا اور اسکا منظور یا مسترد ہونا ایک فعال جمہوری نظام کا حصہ ہے۔ قومی احتساب (ترمیمی) بل 2015 واقعی اس طرح کا قانونی مسودہ تھا کہ جیسے اسکے مسترد ہونے پر اسکے محرکین نے شدید رد عمل ظاہر کیا ہے، اسکی منظوری اس سے بھی بڑی بحث کو جنم دیتی۔

اس قانونی مسودے پر ایوان بالا میں ووٹنگ کا عمل بھی خاصا دلچسپ اور اصولی جمہوری رویوں کا اظہار بن کر سامنے آیا۔ پاکستان مسلم لیگ جسے عرف عام میں ق لیگ کہتے ہیں اور پاکستان تحریک انصاف، جنہیں موجودہ حکومت کے صف اول کے مخالفین ہونے کی سند حاصل ہے نے محض مخالفت برائے مخالفت کی پالیسی اختیار کرنیکی بجائے اس معاملے میں حکومت کے ساتھ کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا۔ دوسری طرف حکومت کی حلیف ونیم حلیف جماعتوں، پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی او متحدہ قومی موومنٹ نے اس معاملے پر اپنا وزن حکومت کی بجائے بل کی محرک جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کے پلڑے میں ڈالا۔

بلاشبہ نیب کی سابقہ وموجودہ کارکردگی پر اطمینان کا اظہار ممکن نہیں۔ بعض حلقوں کے نزدیک نیب بلیک میلنگ کیلئے استعمال ہوتا ہے لہذا اسے سرے سے ہی ختم کر دیا جائے۔ یقیناً ایسا ہوتا ہوگا بلکہ لوگوں کی اکثریت کے نزدیک ایسا ہی ہوتا ہے مگر اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ اصلاح احوال کی بجائے اسکے پر کاٹ دیئے جائیں یا ادارہ ہی ختم کر دیا جائے۔

جو لوگ نیب کے دائرہ کار کو صرف وفاق تک محدود کرنے کے خواہشمند ہر صوبے میں اپنا احتساب کا ادارہ قائم کرنا چاہتے ہیں ہم انکی رائے کا احترام کرتے ہیں۔ تاہم ملک کے سب سے بڑے ایوان سے اس بل کے خلاف فیصلہ صادر ہونا ہماری مجموعی قومی دانش کا عملی مظاہرہ ہے جسے خوش دلی کیساتھ قبول کیا جانا چاہئے۔

رہی یہ بات کہ صوبوں میں بھی احتساب کا آزادانہ، منصفانہ، شفاف اور خود مختار نظام ہونا چاہئے تو اس سے صوبوں کو کسی نے نہیں روکا۔ خیبر پختون خواہ کی حکومت اس حوالے سے پہل کر چکی ہے اور اس نے اپنا احتساب قانون بنایا ہے جسے وفاقی حکومت سمیت کسی نے بھی نیب آرڈیننس 1999 سے متصادم قرار نہیں دیا۔ سندھ یا دیگر صوبے بھی اگر ایسا ہی یا اس سے ملتا جلتا کوئی قانون بناتے ہیں تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ اگر سندھ میں حکمران جماعت پاکستان پیپلز پارٹی چاہتی ہے تو نیب سے بہتر کارکردگی کے حامل صوبائی ادارے کی تشکیل کیلئے اسے قدم اٹھانا چاہئے۔ تاہم پہلے سے موجود احتساب کے نظام کے نقائص دور کرنیکی بجائے محض اس کے دائرہ کار کو محدود کرنیکی کوشش بہتر نہیں قرار دی جاسکتی۔ امید ہے کہ پارلیمان میں موجود حزب اختلاف کی نمایاں جماعتیں آئندہ بھی قانون سازی کرتے ہوئے اسی جذبے کو بروئے کار لائینگی جس کا اظہار انہوں نے اس قانونی مسودے پر ووٹنگ کے دوران کیا۔

قومی امنگوں کی ترجمان رولنگ

ایوان بالا کے چیئرمین رضا ربانی نے 20 جولائی کو تیسری نشست میں امریکی ارکان کانگریس کو باور کرایا ہے کہ پاکستانی پارلیمان کو ان کی پاکستان مخالف گفتگو اور ریمارکس ہرگز قبول نہیں۔ چیئرمین نے دہشت گردی کیخلاف جنگ میں پاکستان کردار پر شکوک وشبہات کے اظہار کو پاکستان کو بدنام کرنے کے مترادف قرار دیا۔ چیئرمین نے اپنی رولنگ میں وزیراعظم کے مشیر برائے خارجہ امور سرتاج عزیز کو ہدائت کی کہ امریکی حکام پر دوٹوک الفاظ میں واضح کیا جائے کہ ہم دونوں حکومتوں کے درمیان تعلقات کی بہتری میں روڑے نہیں اٹکانا چاہتے لیکن امریکی سینٹرز کو بھی ہماری خود مختاری اور سلامتی کا احترام کرنا ہوگا۔ رضا ربانی نے امریکی ارکان کانگریس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر نہ ماریں، اگر ہم نے یہاں سے نشاندہی شروع کر دی تو آپکو دشواری ہوگی۔ بلاشبہ ایوان بالا کے چیئرمین نے قومی جذبات کی صحیح طور پر ترجمانی اور ملکی مفاد کے تحفظ کا حق ادا کیا۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ حکومت بھی اس حوالے سے ایوان بالا کے چیئرمین کی پیروی کریگی۔

250واں اجلاس

چھ قانونی مسودات
دس قراردادوں کی منظوری

وزیراعظم اس اجلاس سے بھی غیر حاضر رہے

قومی احتساب ترمیمی بل 2015 ایک ووٹ سے مسترد

جاوید علی

ایوان بالا کا دو سو پچاسواں اجلاس 18 جولائی سے 29 جولائی 2016 تک دس نشستوں میں منعقد ہوا۔ اجلاس کے دوران کافی عرصے سے منظوری کے منتظر الیکٹرانک کرائمز سے تحفظ کے بل 2016 کی منظوری دی گئی، قبل از شادی خون کی تفصیلی تشخیص کے بل 2016 کو متعارف کرایا گیا جبکہ ایوان نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں ایوان بالا کی نمائندگی کو یقینی بنانے کیلئے ایوان کے قواعد وضوابط ہائے کار 2012 میں ایک نئے قانون کو شامل کرنے کیلئے ایک تحریک کی منظوری دیتے ہوئے نویں نشست منعقدہ 28 جولائی کو ایک نئے ضابطے، 172 (ایف) کو شامل کرنیکی منظوری دی۔ اس ترمیم کی روشنی میں ایوان بالا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں نمائندگی کیلئے چاروں صوبوں، فاٹا اور وفاقی دارالحکومت سے ایک ایک رکن کو منتخب کریگا۔ منتخب اراکین میں سے تین کا تعلق سرکاری اور تین اراکین کا تعلق حزب اختلاف سے ہوگا۔

اجلاس کے دوران ایجنڈے پر مزید کیا کچھ آیا اور ایوان کی مختلف نشستوں کی کارروائی کس طرح سے منعقد ہوتی اور آگے بڑھتی رہی کی مختصر روداد اہم نکات کی صورت میں نذر قارئین ہے۔

حاضری واوقات ہائے کار

وزیراعظم اس اجلاس میں بھی شریک نہ ہوئے، ہر نشست تقریباً مقررہ وقت پر شروع ہوئی اور اوسطاً 03 گھنٹے 53 منٹ تک جاری رہی۔ ہر نشست کے آغاز پر ایوان میں موجود سینیٹرز کی اوسط تعداد 13 فیصد اور اختتام پر 21 فیصد مشاہدہ کی گئی۔ تین اقلیتی سینیٹرز سمیت زیادہ سے زیادہ 64 (62 فیصد) سینیٹرز اجلاس میں شریک ہوئے۔

چیئرمین نے تمام نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 78 فیصد وقت تک اجلاس کی صدارت کے فرائض نبھائے، ڈپٹی چیئرمین سات

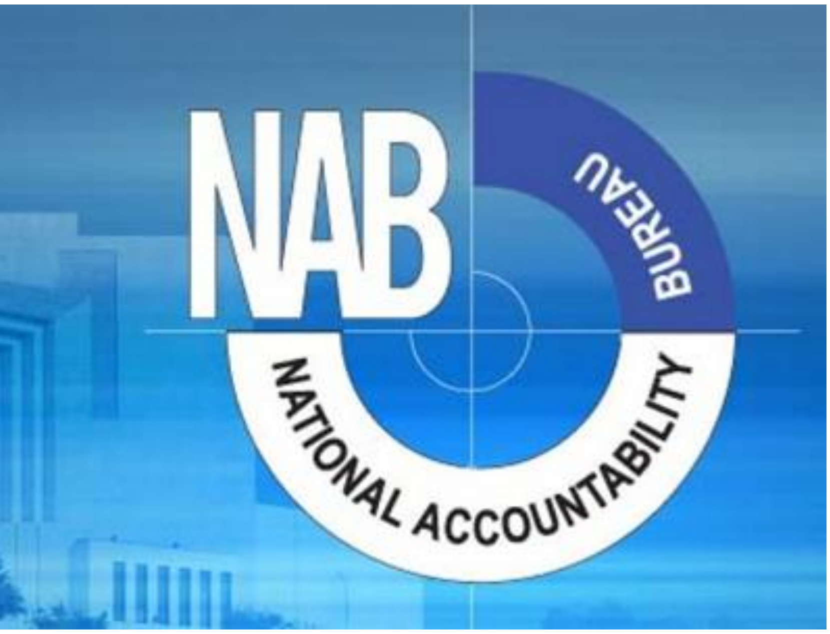

نشستوں میں شریک ہوئے اور 12 فیصد وقت تک اجلاس کی صدارت کی جبکہ تین فیصد وقت کیلئے صدارت کے فرائض پریذائیڈنگ آفیسرز کے پینل کے ایک رکن نے انجام دیئے۔ اجلاس کے مجموعی وقت کا سات فیصد وقت مختلف وقفوں پر صرف ہوا۔

قائد ایوان نے 09 نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 64 فیصد ایوان میں گزارا، قائد حزب اختلاف بھی 09 نشستوں میں شریک ہوئے تاہم ایوان میں انکے گزارے گئے وقت کی اوسط 37 فیصد رہی۔

پارلیمانی قائدین کی شرکت

پاکستان مسلم لیگ اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائدین نے تمام 10 نشستوں میں شرکت کی۔ متحدہ قومی موومنٹ اور پختونخوا ملی عوامی پارٹی کے پارلیمانی قائدین نو، نو نشستوں میں حاضر ہوئے، بلوچستان نیشنل پارٹی عوامی) اور پاکستان تحریک انصاف کے پارلیمانی قائدین آٹھ آٹھ، جماعت

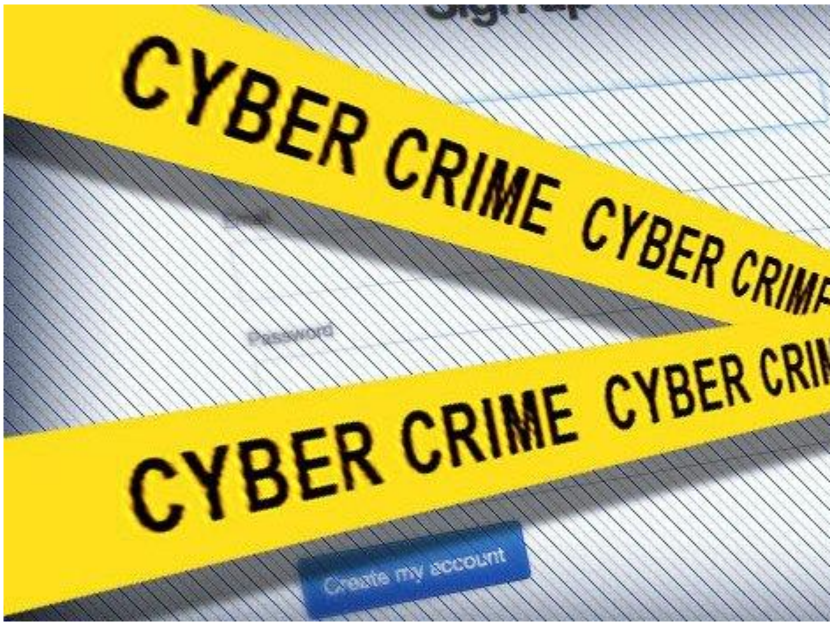

اسلامی اور عوامی نیشنل پارٹی کے سات، سات، نیشنل پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے چھ، چھ، بلوچستان نیشنل پارٹی (مینگل) کے پارلیمانی قائد 05 اور جمعیت العلما اسلام (ف) کے پارلیمانی قائد چار نشستوں میں حاضر ہوئے تاہم مسلم لیگ فنکشنل کے پارلیمانی قائ نے کسی بھی نشست میں شریک نہ ہوئے۔

منظور کئے گئے قانونی مسودات

اجلاس کے دوران ایوان بالا نے درج ذیل چھ قانونی مسودات کی منظوری دی۔

- اسلام آباد کیپیٹل ایریا ٹیریٹری گورنمنٹ (ترمیمی) بل 2016
- مالیاتی اداروں کی (بحالی ومالیات) (ترمیمی) بل 2016
- دی کریڈٹ بیوروز (ترمیمی) بل 2016
- سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ترمیمی) بل 2016
- پرائیویٹ پاور اینڈ انفراسٹرکچر بورڈ (ترمیمی) بل 2016
- الیکٹرانک کرائمز سے تحفظ کا بل 2016

موخر کئے گئے قانونی مسودات

- اقتصادی اصلاحات کے تحفظ کا (ترمیمی) بل 2016
- شہید ذوالفقار علی بھٹو میڈیکل یونیورسٹی اسلام آباد (ترمیمی) بل 2016

متعارف کرائے گئے قانونی مسودات

اجلاس کے دوران درج ذیل چھ قانونی مسودات متعارف کرائے گئے جنہیں ایوان نے مزید غور کیلئے متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کر دیا۔

- قبل از شادی خون کی تفصیلی تشخیص (عائلی قوانین ترمیمی) بل 2016
- آئینی (ترمیمی) بل 2016 (شق 28 کا متبادل)
- کام کرنیکی جگہوں پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ کا (ترمیمی) بل 2016
- سگریٹ نوشی کی ممانعت اور سگریٹ نوشی نہ کرنیوالوں کی صحت کے تحفظ کا (ترمیمی) بل 2016
- سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن (تنظیم نو وتبدیلی) بل 2016
- خصوصی اقتصادی علاقوں کا (ترمیمی) بل 2016

- مسترد کئے گئے قانونی مسودات
- 250 ویں اجلاس کے دوران ایوان نے
- قومی احتساب (ترمیمی) بل 2015

کو ایک ووٹ کے فرق سے مسترد کر دیا۔ اس قانونی مسودے سے متعلق مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد چیئر نے اس قانونی مسودے کو ووٹنگ کیلئے ایوان میں پیش کیا تاہم اس پر بیس، بیس ووٹ پڑے، کچھ دیر بعد چیئر نے اس قانونی مسودے پر دوبارہ ووٹنگ کرائی، اس اثنا میں سرکاری بینچوں کے چند اراکین ایوان میں آتے دیکھے گئے۔ دوبارہ گنتی کرانے پر سرکاری بینچوں کو ایک ووٹ کی برتری مل گئی اور یہ قانونی مسودہ 22 کے مقابلے میں 23 ووٹ سے مسترد کر دیا گیا۔

واپس لئے گئے قانونی مسودات

درج ذیل تین قانونی مسودات کو محرکین نے واپس لے لیا

⇐ عوامی نمائندگی (ترمیمی) بل 2016

⇐ ایوان بالا (انتخابات) (ترمیمی) بل 2016

⇐ آئینی (ترمیمی) بل 2016 (برائے ترمیمی کئے جانے شق 218)

1۔ سرکریک سے کراچی کے ساحل تک 250 کلومیٹر طویل شاہراہ کی تعمیر

2۔ سندھ کے سوا دیگر صوبوں میں ترجیحی بنیادوں پر ذہنی صحت سے متعلق ضروری قانون سازی۔

3۔ غیر ملکی قرضوں سے نجات کی حکمت عملی کی تشکیل

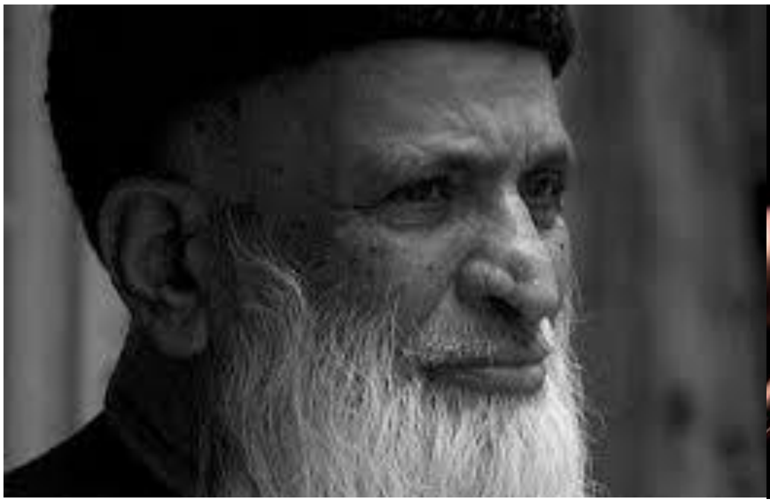

قراردادیں

اجلاس کے دوران ایوان نے درج ذیل دس قراردادوں کی منظوری دی۔ ان قراردادوں کے موضوعات درج ذیل ہیں۔

1۔ معروف سماجی رہنما عبدالستار ایدھی کو خراج عقیدت

2۔ مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی جارحیت کی مذمت

3۔ امجد صابری قوال کے قتل کی مذمت و تعزیت

4۔ مذہبی ہم آہنگی کا فروغ

5۔ ترکی کے جمہوری اداروں کیساتھ اظہار یکجہتی

6۔ مدینہ منورہ پر دہشت گرد حملے کی مذمت

7۔ مقبوضہ وادی میں کشمیری عوام پر بھارتی فوج کے مظالم کی مذمت

8۔ اسلام آباد میں بھکاری بچوں پر قابو پانے کا مطالبہ

9۔ وفاقی دارالحکومت کے ہسپتالوں میں صحت کی معیاری سہولتوں کو یقینی بنانے کا مطالبہ

10۔ قومی شاہرات اور موٹر ویز کیلئے نیشنل سیفٹی پلان اور نیشنل ٹرانسپورٹ پالیسی کی تشکیل کا مطالبہ

موخر کی گئی قراردادیں

ایوان نے درج ذیل چار قراردادیں موخر کردیں

4۔ آئینی تقاضوں کے مطابق وفاقی دارالحکومت میں مقامی حکومت کا قیام

علاوہ ازیں ایوان نے محرکین کی عدم موجودگی کے باعث دو دیگر قراردادوں کو نمٹا دیا۔

پہلی قرارداد اسلام آباد میں عالمی معیار کی ماڈل جیل کی تعمیر جبکہ دوسری قرارداد اسلام آباد میں بھکاری بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے متعلق تھی۔

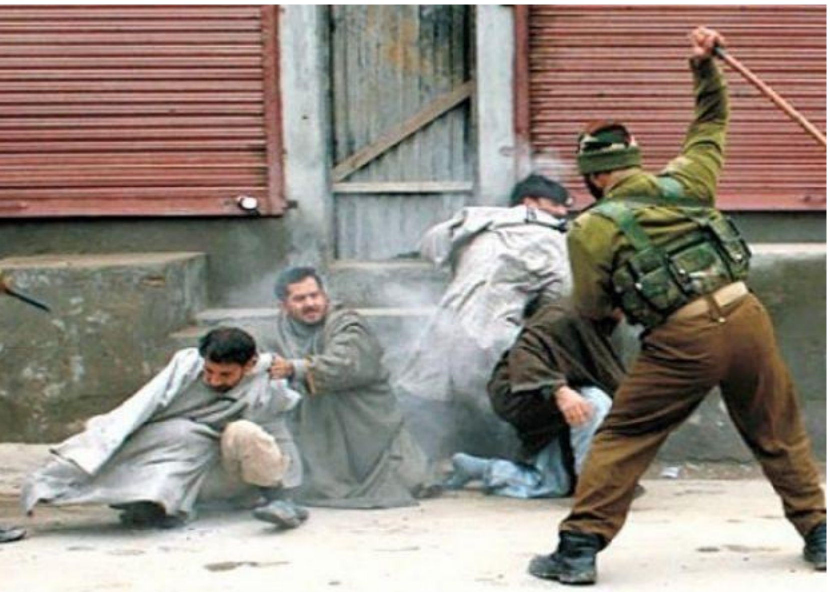

توجہ دلاؤ نوٹس

ایوان نے 250ویں اجلاس کے دوران مجموعی طور پر دس توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے۔ ان توجہ دلاؤ نوٹسوں میں کالونی بورڈز اور ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور کے اساتذہ کی ملازمتوں کے تحفظ، سیلاب سے خبردار کرنیوالے ریڈاروں کی کستہ حالی، اساتذہ کی کمی کی وجہ سے میڈیکل لیب ٹیکنالوجی کالجز کی غیر فعالیت، ملک میں چائلڈ لیبر کے بڑھتے ہوئے اعداد وشمار، آٹھوین قومی مالیاتی ایوارڈ میں تاخیر اسلام آباد کے متعدد سیکٹروں میں پانی کی شدید قلت، یمن میں پھنسے 22 پاکستانیوں، سرکاری ہسپتالوں میں ٹی بی کے مریضوں کے علاج کی ناقص صورتحال، قدرتی آفات کی صورت میں حکومت کی پالیسی اور اعلیٰ تعلیم کے کمیشن کی طرف سے ایم اے میں داخلے کیلئے این ٹی ایس کا ٹیسٹ پاس کرنیکی شرط لاگو کرنے جیسے معاملات پر ایوان کی توجہ مرکوز کرائی گئی۔

تحاریک زیر ضابطہ 218

ایوان نے نظام کار پر آنیوالی 09 میں سے 05 تحاریک زیر ضابطہ 218 پر بھی بحث کی۔ ان تحاریک میں غربت کے خاتمے کے اقدامات، یونیورسل

سروس فنڈ کے معاملات ایف بی آر سے ریفنڈ کلیم کے حوالے سے تاجر برادری کو درپیش مشکلات، غیر مجاز افراد کی طرف سے سرکاری مکانات پر قبضہ اور انہیں خالی نہ کرنا اور اسلام آباد پولیس کی تنخواہوں اور مراعات جیسے معاملات پر بحث کی گئی۔

2005 کے زلزلہ میں متاثر ہونیوالے بالاکوٹ شہر کے لوگوں کیلئے بکریال سٹی کی تعمیر میں تاخیر اور ملک میں زیر زمین پانی کی سطح میں کمی سے متعلق پیش دو تحاریک کو موخر کر دیا گیا۔ 2015 کے حج انتظامات سے متعلق تحریک کو نپٹا دیا گیا جبکہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی کارکردگی کے بارے میں پیش تحریک کو زیر غور نہ لایا گیا۔

رپورٹس

ایوان میں اجلاس کے دوران مختلف موضوعات اور معاملات پر 22 رپورٹیں پیش کی گئیں جبکہ ضابطہ 194(1) کے تحت تحاریک کی منظوری دیتے ہوئے دس قراردادوں کو پیش کرنیکی مدت میں توسیع دی گئی۔

تحاریک استحقاق

جمعیت العلما اسلام (ف) کے سینیٹرز کی طرف سے پیش دو تحاریک استحقاق کو منظور کرتے ہوئے مزید کارروائی کیلئے متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کر دیا گیا۔ پہلی تحریک استحقاق ڈی سی او گوادر جبکہ دوسری چشمہ بیراج پر متعین پولیس اہلکاروں کے سینیٹر موصوف کیساتھ نامناسب رویئے کیخلاف پیش کی گئی تھی۔

ایوان میں قومی اقتصادی کونسل کی رپورٹ برائے سال 14،2013 پر بحث کی۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے جاری مظالم کیخلاف پیش تین تحاریک التوا پر بھی بحث کی گئی۔ پاک چین تعلقات اور فاٹا سیکرٹریٹ کی طرف سے

497 سکولوں کو بند کرنے کے فیصلے کو بھی زیر بحث لایا گیا۔

ایوان بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار 2012 کے قواعد نمبر 56، 143، 196، اور 209 میں مجوزہ ترامیم کیلئے پیش دو الگ الگ تحاریک کو متعلقہ مجلس کے سپرد کر دیا گیا۔

تحاریک زیر ضابطہ 60

ایک تحریک زیر ضابطہ 60 کو محرک کی عدم موجودگی کے باعث نپٹا دیا گیا۔ اس تحریک کا تعلق ان افراد کے ناموں کیساتھ تھا جنہوں نے گزشتہ تیس سال کے دوران قرضے معاف کرائے۔ اس ہر ایک معاف کرائے گئے قرضے کی مالیت بھی دریافت کی گئی تھی۔

سوالات

اجلاس کے دوران نظام کار پر آنیوالے 192 نشاندہ سوالات میں سے 136 سوالات اٹھائے گئے۔ سینیٹرز نے 264 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ اٹھائے گئے نشاندہ سوالات میں سے 26 وزارت داخلہ و انسداد منشیات، 17 ہاؤسنگ و ورکس، 17 پانی و بجلی، 15 مواصلات، 13 کیڈ، 12 پٹرولیم و قدرتی وسائل دس تجارت جبکہ دس سوالات ہی وزارت خزانہ سے متعلق تھے۔

سینیٹرز نے اجلاس کے دوران عوامی اہمیت کے 91 نکات اٹھائے جن پر اجلاس کے مجموعی وقت میں سے 333 منٹ صرف ہوئے جبکہ 05 نکات ہائے اعتراض پر پانچ منٹ صرف کئے گئے۔

ایوان کی کارروائی پر موجود دو دیگر امور پر بھی غور کیا گیا جن میں سے پہلا ایوان کی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی طرف سے تیار کیا گیا سینیٹرز کیلئے ضابطہ اخلاق اور دوسرا معاملہ معاشرے کے کمزور طبقات جیسا کہ بچوں، خواتین، معذوروں، مخنثین اور اقلیتوں کی موجودہ صورتحال اور ان سے متعلق موجود قوانین تھا۔

اجلاس کے دوران چیئر نے تین معاملات پر اپنی رولنگ بھی دی۔ پہلی رولنگ میں زیر ہاوسنگ وورکس کو ہدائت کی گئی کہ وہ ان وزارتوں کے نام مہیا کریں جو جوابات کی نقول مہیا نہیں کر رہے، دوسری نیشنل کمانڈ اتھارٹی (ترمیمی) آرڈیننس کو پیش کرنے میں تاخیر اور تیسری رولنگ کا تعلق مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل در آمد نہ کرنے کے بارے میں قرارداد لانے سے متعلق تھی۔

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں ایوان بالا کی نمائندگی

ایوان بالا نے 28 جولائی کو منعقدہ اپنی نویں نشست میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں ایوان بالا کی نمائندگی یقینی بنانے کیلئے اپنے قواعد و ضوابط ہائے کار و انصرام کارروائی 2012 میں ایک نئے ضابطے، 172 (ایف) کو شامل کرنے کی منظوری دی۔ اس ترمیم کی روشنی میں ایوان بالا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں نمائندگی کیلئے چاروں صوبوں، فاٹا اور وفاقی دارالحکومت سے ایک ایک رکن کو منتخب کریگا۔ منتخب اراکین میں سے تین کا تعلق سرکاری اور تین اراکین کا تعلق حزب اختلاف سے ہو گا۔

انسانی حقوق: 250 ویں اجلاس کے دوران سینیٹرز نے انسانی حقوق کے متعدد مسائل بھی ایوان میں اٹھائے۔ سینیٹرز نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج کی طرف سے کشمیری عوام کے بنیادی حقوق کی پامالی اور ان پر روا رکھے جانیوالے ظلم و ستم، ملک میں غربت کی صورتحال اور غربت کے خاتمے کے اقدامات، کام کی جگہوں پر خواتین کے تحفظ، عزت کے نام پر خواتین کے قتل، اوکاڑہ فارمز کے مزارعوں کے حقوق، کمسن قیدیوں کے حقوق اور بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ بشمول جائیداد کا حق، شہری مساوات، تعلیم کا حق، معلومات کا حق اور آئین میں دیا گیا حق اظہار رائے جیسے موضوعات پر بحث کی۔

تیسرا پارلیمانی سال

بھرپور قانون سازی
عوامی اہمیت کے معاملات نظرانداز

ہولی، دیوالی اور ایسٹر کو عام تعطیل قرار دلوانے کیلئے قراردادیں منظور

مرد اراکین کے مقابلے میں خواتین اراکین کی کارکردگی نمایاں طور پر بہتر رہی

عثمان اسد

چودھویں قومی اسمبلی کا تیسرا پارلیمانی سال اجلاسوں میں اراکین کی شرکت، اوقات کی پابندی، قانون سازی اور قراردادوں کی منظوری سمیت بعض دیگر حوالوں سے دوسرے پارلیمانی سال کے مقابلے میں کافی حد تک بہتر رہا۔ مجموعی طور پر سیاسی استحکام، دہشت گردی، قدرتی آفات، سول ملٹری تعلقات، بدعنوانی اور احتساب پارلیمانی کارروائی کے عمومی موضوعات کے طور پر سامنے آئے تاہم بجلی کے نرخ، صحت کی مفقود سہولتیں اور حکومتی نظم و نسق جیسے عوامی اہمیت کے نکات ایوان میں کماحقہ توجہ حاصل نہ کرپائے۔

بھرپور قانونی سازی کرتے ہوئے پارلیمانی سال کے دوران دو آئینی ترامیم سمیت مجموعی طور پر 59 قانونی مسودات کی منظوری دی گئی جبکہ دوسرے پارلیمانی سال کے دوران صرف 16 قانونی مسودات منظور کئے گئے تھے۔ تیسرے پارلیمانی سال میں کی گئی قانون سازی کے اہم موضوعات انتخابات، معیشت اور سلامتی کے امور رہے۔

تیسرے پارلیمانی سال کی ابتدا میں عام انتخابات 2013 پر قائم عدالتی کمیشن کی رپورٹ میں انتخابی نتائج کی توثیق کی گئی۔ اس سے نہ صرف حکمران جماعت مسلم لیگ (ن) کو بلکہ ایوان زیریں کو بھی کافی حد تک اطمینان کا سانس لینے کا موقع فراہم کیا۔ تاہم متحدہ قومی موومنٹ کی طرف سے پاکستان تحریک انصاف کے اراکین کو نااہل قرار دینے کی تحریک، قصور میں بچوں کیساتھ زیادتی کے سکینڈل اور سپیکر ایاز صادق کی نشست خالی قرار دیئے جانے نے ایک دفعہ پھر ایوان زیریں اور حکمران جماعت کیلئے نئی مشکلات کھڑی کر دیں۔ پارلیمانی

سال کے آخری مہینوں میں قدرتی آفات، توانائی کا بحران، دہشت گردی کے واقعات، پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) کی نجکاری، سیاستدانوں کیخلاف بد عنوانی کے مقدمات اور پانامہ لیکس میں وزیر اعظم کے خاندان و دیگر سیاسی شخصیات کی آف شور کمپنیوں اور بیرون ملک قیمتی جائیدادوں کے انکشافات جیسے معاملات نظام کار پر چھائے رہے۔

نجی اراکین مختلف پارلیمانی مداخلتوں کے ذریعے انسانی حقوق اور عوامی اہمیت کے معاملات کو اجاگر کرنیکی کوشش کرتے رہے۔

ایوان زیریں نے ان میں سے بہت سے معاملات پر بروقت توجہ مرکوز کی تاہم بہت سے معاملات نظر انداز ہوتے رہے۔ تیسرے پارلیمانی سال کے دوران ایک طرف قانون سازی بھرپور انداز میں کی گئی تو دوسری طرف تحاریک زیر ضابطہ 259 کو نظر انداز کیا جاتا رہا۔

صدر کے پارلیمان سے مشترکہ اجلاس سے خطاب پر اظہار تشکر کی قرارداد مسلسل چھ ماہ تک نظام کار کا حصہ بنے رہنے کے باعث اراکین کو تحاریک التوا کے ذریعے عوامی اہمیت کے بہت سے اہم معاملات پر گفتگو کے مواقع نہ مل سکے۔ قواعد کے مطابق نظام کار پر اظہار تشکر کی تحریک کی موجودگی

سرکاری بینچوں نے انسانی حقوق اور عوامی اہمیت کے دیگر معاملات پر بہت کم جبکہ معیشت پر سب سے زیادہ توجہ مرکوز کی

بجلی کے نرخ، صحت کی مفقود سہولتیں اور حکومتی نظم و نسق جیسے عوامی اہمیت کے نکات ایوان میں کماحقہ توجہ حاصل نہ کر پائے۔

میں کسی تحریک التوا پر غور نہیں کیا جا سکتا۔

شائد یہی وجہ تھی کہ نظام م کار پر موجود 25 فیصد امور جن کا تعلق بجلی کے نرخوں، صحت کی ناپید سہولتوں اور ناقص حکومتی نظم و نسق کیساتھ تھا زیر غور نہ آسکے۔ تیسرے پارلیمانی سال میں منعقدہ اجلاسوں کی 99 نشستوں کے

توجہ دلاؤ نوٹسوں کے ذریعے اراکین نے زچہ و بچہ کی شرح اموات میں اضافے، اپر دیر میں نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے دفاتر برائے خواتین کی بندش، ترقیاتی فنڈز کی تقسیم میں خواتین اراکین کیساتھ امتیازی سلوک اور یتیم بچوں کی بہبود کے طریقہ کار وغیرہ جیسے موضوعات کو اجاگر کیا

نظام ہائے کار میں مجموعی طور پر 647 امور شامل کئے گئے۔ ایوان زیریں نے ان میں سے 70 فیصد پارلیمانی مداخلتوں پر غور کیا، تین فیصد محرکین کی عدم موجودگی کے باعث زیر غور نہ آسکیں جبکہ ان میں سے دو فیصد ایوان یا مختلف متعلقہ مجالس کے پاس موخر پائی گئیں۔

صنفی اعتبار سے جائزہ لیں تو ایوان میں موجود 70 خواتین اراکین جو کہ اراکین کی مجموعی تعداد کا 20 فیصد ہیں نے نظام ہائے کار میں 47 فیصد امور تنہا جبکہ دو فیصد امور اپنے ہم منصب مرد اراکین کی شراکت کیساتھ شامل کرائے۔ دوسری طرف مرد اراکین جو کہ ایوان زیریں کی اسی فیصد نشستیں رکھتے ہیں نے نظام ہائے کار میں 51 فیصد امور شامل کرائے۔

اگرچہ تیسرے سال کے دوران اراکین کی کارروائی میں شرکت دوسرے پارلیمانی سال کے مقابلے میں بہتر رہی تاہم یہ پہلے پارلیمانی سال میں سامنے

پارلیمانی سال کے مقابلے میں بہتر رہی تاہم یہ پہلے پارلیمانی سال میں سامنے آنے والے رجحان کے مقابلے میں کم تھی۔ پہلے پارلیمانی سال کے دوران کارروائی میں اراکین کی شرکت کی شرح 88 فیصد، دوسرے میں 76 فیصد جبکہ زیر تبصرہ عرصے (تیسرے پارلیمانی سال) میں 86 فیصد رہی۔

قانون سازی کے علاوہ تیسرے پارلیمانی سال میں اوقات کی پابندی کے حوالے سے بھی بہتری مشاہدہ کی گئی۔ اس سے پہلے نشستوں کے آغاز میں لمبی تاخیر ایک معمول تھا تاہم تیسرے پارلیمانی سال میں تاخیر کی شرح اوسطا 14 منٹ رہی فی نشست رہی جو اس سے قبل 35 منٹ مشاہدہ کی گئی تھی۔ اس حوالے سے بہتری کی بڑی وجہ شائد ایوان بالا میں چیئرمین میاں رضا ربانی کے آنے کے بعد اس امر پر خصوصی توجہ مرکوز کرنا تھا۔ ایوان بالا نے اس بارے میں اپنے قواعد میں ترامیم بھی کیں اور ان پر عمل در آمد بھی کیا گیا۔ ایوان زیریں نے ایوان بالا کے اقدامات سے متاثر ہو کر انہی اقدامات کو اختیار کرنیکی مثبت کوشش کی۔ وزیر اعظم وقفہ سوالات، پبلک پٹیشنز اور اس طرح کے دیگر امور کیلئے ایوان زیریں کے قواعد و ضوابط ہائے کار میں نئے قواعد وضع کرنیکی تحریک بھی لائی گئی تاہم سرکاری بینچوں کی مخالفت کے باعث اسے پذیرائی نہ ملی۔

سرکاری بینچوں نے انسانی حقوق اور عوامی اہمیت کے دیگر معاملات پر بہت کم جبکہ معیشت پر سب سے زیادہ توجہ مرکوز کی تاہم نجی اراکین نے مختلف پارلیمانی مداخلتوں کے ذریعے ان معاملات کو قانون سازی کیلئے اجاگر کرنیکی کوشش کرتے رہے۔

نجی اراکین نے اقلیتوں اور خصوصی افراد کے حقوق، خواتین کو بااختیار بنانے، لیبر اصلاحات، انصاف کی تیز رفتار فراہمی اور سرکاری محکموں میں شفافیت جیسے معاملات پر 25 قانونی مسودات نظام کار میں شامل کرائے۔ قصور میں بچوں کیساتھ جنسی زیادتی کے معاملے پر حکومت نے بھی بچوں کی غیر اخلاقی فلمیں بنانے اور انکے جنسی استحصال کو قابل دست اندازی پولیس قرار دینے کیلئے ایک قانونی مسودہ متعارف کرایا۔ ایوان نے خواتین پر تشدد کیخلاف، اقلیتوں کے حقوق اور ہولی، دیوالی و ایسٹر کو عام تعطیل قرار دلوانے کیلئے قراردادیں بھی منظور کیں۔

اراکین نے زیر ضابطہ 259 خواتین کیلئے ملازمتوں کے مواقع، فوری انصاف کی فراہمی اور سماجی بہبود کے پروگراموں سے متعلق بحث کیلئے تحاریک جمع کرائیں تاہم انہیں ایوان میں زیر غور نہ لایا گیا۔ توجہ دلاؤ نوٹسوں کے ذریعے اراکین نے زچہ و بچہ کی شرح اموات میں اضافے، اپر دیر میں قائم بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے دفاتر برائے خواتین کی بندش، ترقیاتی فنڈز کی تقسیم مین خواتین اراکین کیساتھ امتیازی سلوک اور یتیم بچوں کی بہبود کے طریقہ کار وغیرہ جیسے موضوعات کو اجاگر کیا۔

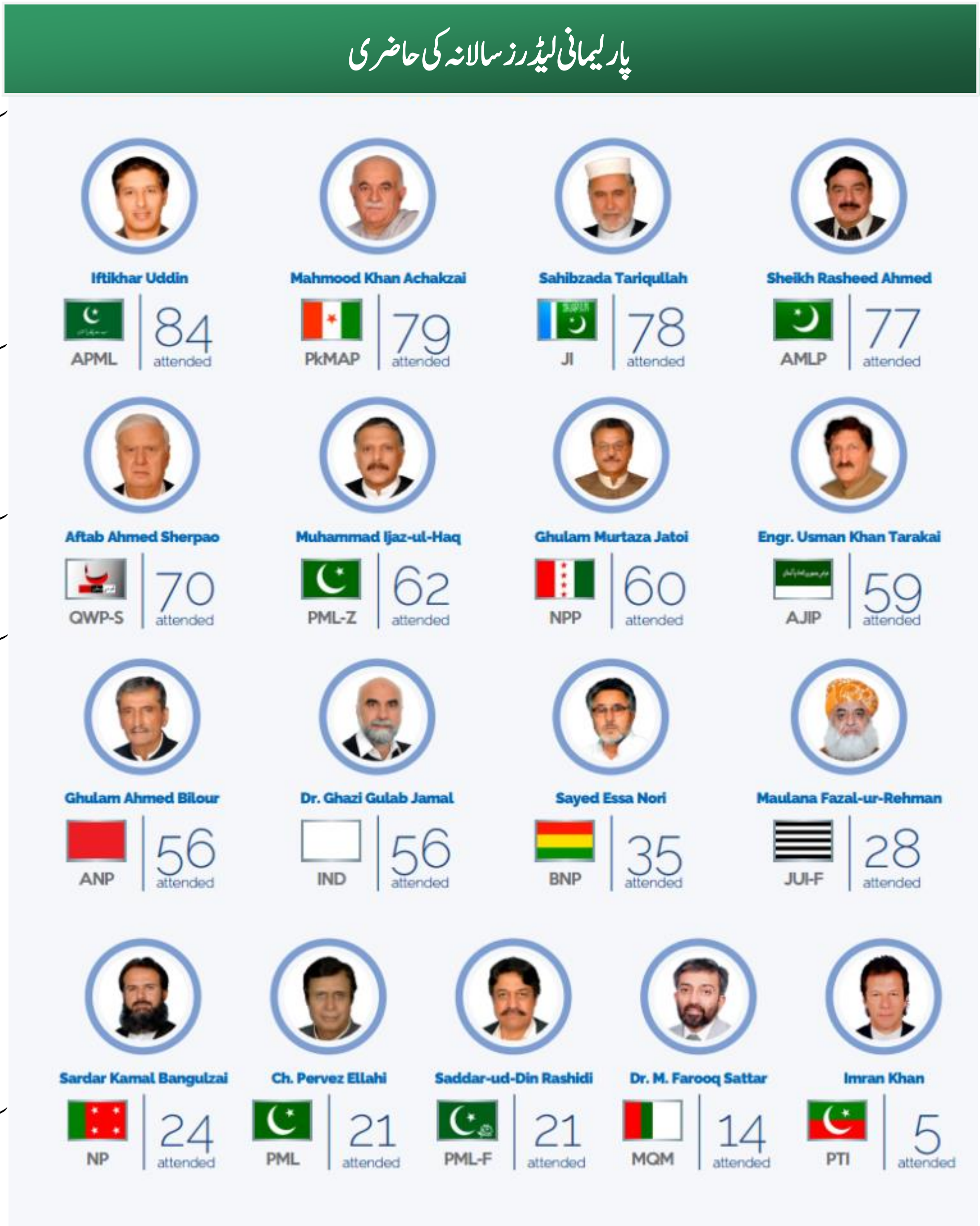

بجٹ سیشن

نواز حکومت نے پہلی بار چوتھا بجٹ پیش کیا

48 فیصد اراکین نے بحث کی، 14 اراکین اجلاس سے غیر حاضر رہے

کورم کی کمی کے باعث ایک نشست ملتوی ہوئی، آٹھ نشستیں معطل کی گئیں

عثمان اسد

ایوان زیریں نے 33 ویں اجلاس (بجٹ اجلاس) میں مالی سال 2016،17 کے سالانہ میزانئے (بجٹ) اور مالی سال 2015،16 کے ضمنی میزانئے کی منظوری دی۔ برسر اقتدار حکمران جماعت پاکستان مسلم لیگ نے اپنے تیسرے دور اقتدار میں پہلی بار چوتھا سالانہ بجٹ پیش کیا۔اس سے قبل کے دو ادوار میں مسلم لیگ (ن) کی حکومتیں تین سال مکمل ہونے سے پہلے ہی بر خاست ہوتی رہی ہیں۔

گزشتہ چار سالوں کے دوران بجٹ اجلاسوں کے مواقع پر بعض اہم تبدیلیاں رونما ہوتی دیکھی گئی ہیں۔اس عرصے کے دوران ایوان میں اراکین کی اوسط حاضری اور نشست کے اوقات میں تسلسل کیساتھ کمی مشاہدہ کی گئی۔ 14 ویں قومی اسمبلی کے پہلے سال میں بجٹ اجلاس کی ہر نشست اوسطاً چھ گھنٹے بتیس منٹ جاری رہی، دوسرے سال میں یہ دورانیہ پانچ گھنٹے اٹھاون منٹ رہا، تیسرے سال میں فی نشست دورانیہ 05 گھنٹے چودہ منٹ ریکارڈ کیا گیا جبکہ زیر تبصرہ (موجودہ) بجٹ اجلاس کے دوران اجلاس کی ہر نشست اوسطاً چار گھنٹے اٹھاون منٹ تک جاری رہی۔ اسی طرح چودھویں قومی اسمبلی کے پہلے بجٹ اجلاس سے چوتھے بجٹ اجلاس تک ایوان میں اراکین کی فی نشست حاضری کی اوسط میں بھی بتدریج کمی دیکھنے میں آئی۔ پہلے سال کے بجٹ اجلاس میں اراکین کی فی نشست اوسط حاضری 245 تھی جو چوتھے سال فی نشست 226 اراکین مشاہدہ کی گئی۔

ان چار سالوں کے دوران کورم کا مسئلہ بھی بڑھا اور اس اسمبلی کے پہلے بجٹ اجلاس کے دوران جہاں ایک مرتبہ بھی کورم کی نشاندہی کی نوبت نہیں آئی تھی کے مقابلے میں دوسرے اور تیسرے سال میں بجٹ اجلاس کے

دوران ایک ایک مرتبہ کورم کی نشاندہی کی جبکہ اس بجٹ اجلاس کے دوران تیرہ مرتبہ سپیکر کو کورم کی طرف متوجہ کیا گیا۔

وزیر خزانہ اور قائد حزب اختلاف کی ایوان میں حاضری میں بھی کسی حد تک کمی مشاہدہ کی گئی۔ بجٹ تجاویز میں مختص مختلف محکموں کیلئے رقوم پر کٹوتی کی تحاریک جو حزب اختلاف کے چوکس اور متحرک ہونیکی علامت سمجھی جاتی ہیں کی تعداد بھی اتار چڑھاؤ کا شکار رہی۔ جیسا کہ اس اسمبلی کے پہلے بجٹ اجلاس کے دوران حزب اختلاف نے کٹوتی کی 770، دوسرے میں 978، تیسرے میں 1515 تحاریک پیش کی تھیں تاہم اس مرتبہ یعنی اس اسمبلی کے چوتھے بجٹ اجلاس میں ان تحاریک کی تعداد 1287 مشاہدہ کی گئی۔

مالی سال 17، 2016 کا سالانہ میزانیہ 03 جون کو اجلاس کی دوسری نشست میں ایوان میں پیش کیا گیا۔ دو دن کے وقفے کے بعد ایوان نے وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر پر عام بحث کا آغاز کیا جو 11 نشستوں میں مکمل ہوئی اور وزیر کزانہ نے اسے 17 جون 2016 کو سمیٹا۔

ایوان نے مالی سال 17، 2016 کے لئے 147 مطالبات زر اور مخصوص مدات میں مختص رقوم کی منظوری پر مزید تین دن صرف کئے۔ بالآخر 22 جون کو منعقدہ بجٹ اجلاس کی آخری نشست میں نہ صرف ایوان نے 17، 2016 کے بجٹ کی منظوری دی بلکہ گزشتہ مالی سال (16، 2015) کے 112 ضمنی مطالبات زر (ضمنی بجٹ) کو بھی منظور کر لیا۔ حزب اختلاف کے اراکین نے مختلف مطالبات زر پر کٹوتی کی مجموعی طور پر 1287 تحاریک پیش کیں تاہم ایوان نے ان تحاریک کو کثرت رائے سے مسترد کر دیا۔

33 ویں اجلاس کے دوران تقریباً 48 فیصد اراکین نے بجٹ پر بحث میں حصہ لیا۔ 41 خواتین اراکین سمیت مجموعی طور پر 165 اراکین نے 15 پارلیمانی جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اس بحث پر 56 گھنٹے صرف کئے۔ صنفی اعتبار سے جائزہ لیاں تو مرد اراکین نے بحث پر صرف ہونیوالے مجموعی وقت کے اسی فیصد (44 گھنٹے 20 منٹ) جبکہ خواتین اراکین نے 20 فیصد (11 گھنٹے 41 منٹ) تک اظہار خیال کیا۔

حکمران جماعت پاکستان مسلم لیگ کے 70 اراکین نے بحث کے مجموعی وقت کا ایک بڑا حصہ یعنی 17 گھنٹے 20 منٹ صرف کئے، پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین کے حصے میں 12 گھنٹے 34 منٹ، پاکستان تحریک انصاف کے اراکین کے حصے میں 08 گھنٹے 46 منٹ، اور متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین کے حصے میں 06 گھنٹے 01 منٹ آئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے 25، پاکستان تحریک انصاف کے 27 اور متحدہ قومی موومنٹ کے 13 اراکین نے بجٹ پر منعقدہ اس بحث

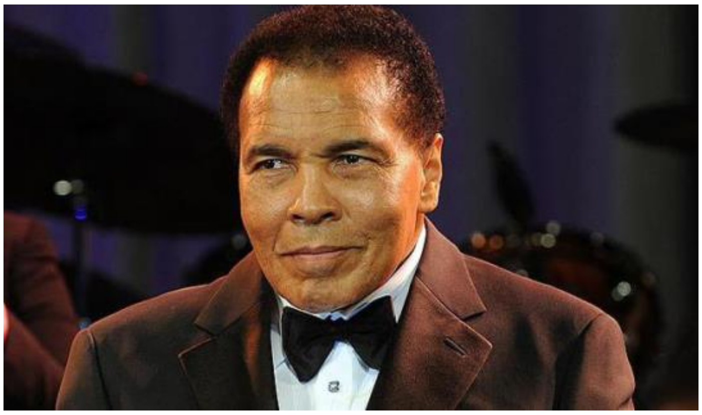

باکسنگ کے سابق ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کلے کو پاکستان کے عوام کی طرف سے خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ایوان میں انکی مغفرت کیلئے دعا کرائی گئی۔

میں اپنی اپنی جماعتوں کی نمائندگی کی۔

56 گھنٹے پر محیط بحث میں سے 40 گھنٹے 56 منٹ بجٹ اور بجٹ سے متعلق ایوان بالا کی سفارشات پر منعقدہ عام بحث پر 08 گھنٹے 47 منٹ کٹوتی کی تحاریک اور 02 گھنٹے 57 منٹ مطالبات زر میں شامل چارجڈ اخراجات پر صرف ہوئے۔

بجٹ کے پیش اور منظور ہونے تک کے یہ سارے مراحل پر 33 ویں اجلاس کی 17 میں سے 16 نشستوں میں مکمل ہوئے۔ اجلاس کی پہلی نشست جو 31 مئی کو منعقد ہوئی کے نظام کار پر معمول کے امور تھے تاہم یہ نشست

غیرت کے نام پر قتل کی تازہ لہر کی شدید مذمت، اس سفاکانہ عمل کی روک تھام کیلئے وفاقی و صوبائی حکومتوں سے سخت اقدامات اٹھانے کا مطالبہ۔

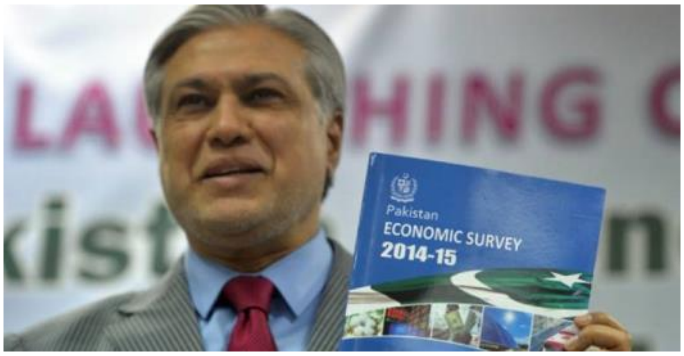

برسر اقتدار حکمران جماعت پاکستان مسلم لیگ نے اپنے تیسرے دور اقتدار میں پہلی بار چوتھا سالانہ بجٹ پیش کیا۔ پہلے دو ادوار میں انکی حکومتیں تین سال مکمل ہونے سے پہلے ہی برخاست ہوتی رہی ہیں۔

31 مئی کو منعقد ہوئی کے نظام کار پر معمول کے امور تھے تاہم یہ نشست مرحوم پارلیمنٹیرین ملک اقبال مہدی خان کیلئے فاتحہ خوانی اور انکی پارلیمانی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے اور لندن میں زیر علاج وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کی صحتیابی کی دعا اور نیک خواہشات کے اظہار کے بعد ملتوی کر دی گئی۔ یہ نشست اس اجلاس کی سب سے مختصر نشست تھی جو صرف 49 منٹ جاری رہ سکی جبکہ آخری دو نشستیں طویل تر تھیں اور ان مین سے ہر ایک نشست کا دورانیہ سات گھنٹے 41 منٹ رہا۔

وزیراعظم دل کے آپریشن کے سبب لندن میں تھے جس کے باعث کسی

پانچویں نشست میں متحدہ قومی موومنٹ نے ڈاکٹر فاروق ستار کی رہائش گاہ کا رینجرز کی طرف سے محاصرہ کرنے پر ایوان کی کارروائی کا مقاطعہ کیا۔

نشست میں شرکت نہ کر سکے۔ اسی طرح پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان سمیت 13 دیگر اراکین بھی بجٹ اجلاس کی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔

قائد حزب اختلاف نے 11 نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 40 فیصد حصہ (32 گھنٹے 16 منٹ) ایوان میں گزارے۔ سپیکر 16 نشستوں میں شریک ہوئے اجلاس کے مجموعی وقت میں سے 44 فیصد وقت (35 گھنٹے 07 منٹ) تک اجلاس کی صدارت کی۔ ڈپٹی سپیکر نے 15 نشستوں میں شرکت کی اور مجموعی وقت کے 49 فیصد (39 گھنٹے 23 منٹ) تک اجلاس کی صدارت کا فریضہ نبھایا جبکہ اجلاس کے دوران اراکین کی فی نشست اوسط حاضری 226 رہی۔

ایوان نے اجلاس کے دوران تین قراردادوں کی منظوری دی، تینوں قراردادیں ایوان میں ضمنی ایجنڈے کے طور پر پیش کی گئیں۔ ایوان نے الگ سے پیش کی گئیں دو مشترکہ قراردادوں کی بھی منظوری دی۔ ایوان کے دونوں اطراف کے اراکین کی طرف سے پیش کی گئی پہلی قرارداد میں باکسنگ کے سابق ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کلے کی پاکستان کے عوام کی طرف سے خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ایوان میں انکی مغفرت کیلئے دعا کرائی گئی جبکہ دوسری مشترکہ قرارداد میں ملک میں غیرت کے نام پر قتل کی تازہ لہر کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس سفاکانہ عمل کی روک تھام کیلئے وفاقی و صوبائی حکومتوں سے سخت اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا۔

وزیر قانون نے بھی ایوان میں ایک قرارداد پیش کی اور ایک آرڈیننس نیشنل کمانڈ اتھارٹی (ترمیمی) آرڈیننس 2016 میں مزید 120 دن کی توسیع مانگی۔ آرڈیننس جسکی مدت 11 جولائی 2016 کو ختم ہونی تھی کو 10 جون کو منعقدہ 14 ویں نشست کے دوران ایوان میں پیش کیا گیا۔

اس اجلاس کے دوران حکومت نے نئے مالی سال کا بجٹ پیش کرنے کیساتھ ساتھ تین دیگر قانونی مسودات غیر قانونی بے دخلی (ترمیمی) بل 2016، میرین انشورنس بل 2016 اور پاکستان ایکریڈیشن کونسل بل 2016 متعارف کرائے۔ پہلی نشست میں متعارف کرانے کیلئے موجود نجی اراکین کے سات قانونی مسودات زیر غور نہ لائے گئے۔ اسی طرح پہلی نشست کے ایجنڈے پر موجود دو توجہ دلاؤ نوٹسوں اور تین تحاریک زیر ضابطہ 259 کو بھی ایوان میں نہ اٹھایا گیا۔ وزیر خزانہ نے مالی سال 17،2016 کا سالانہ میزانیہ پیش کرنے کے علاوہ مالی سال 16،2015 کا ضمنی میزانیہ، مالیئ سال 17،2016 اور مالی سال 16،2015 کیلئے مجاز اخراجات کے شیڈول بھی ایوان میں پیش کئے۔

مالی سال 2015،16 کیلئے مجاز اخراجات کے شیڈول بھی ایوان میں پیش کئے۔
اسی طرح وزارت سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پر قائم مجلس قائمہ نے پاکستان انجینئرنگ کونسل (ترمیمی) بل 2016 پر اپنی رپورٹ بھی ایوان میں پیش کی۔

گزشتہ بجٹ اجلاسوں کے برعکس اس اجلاس کے دوران 13 مرتبہ کورم کی نشاندہی کی گئی، اسکے نتیجے میں ایک بار نشست اگلے دن کیلئے ملتوی ہوئی جبکہ سات بار معطل کی گئی۔ کورم کی نشادہی کے باعث نشستیں معطل کرنے کا دورانیہ اس اجلاس کے دوران چار گھنٹے اور چار منٹ رہا۔ اسکے مقابلے میں پچھلے تین بجٹ اجلاسوں کا جائزہ لیں تو اس اسمبلی پہلے بجٹ اجلاس میں کورم کی نشاندہی نہ کی گئی جبکہ دوسرے اور تیسرے سال کے بجٹ اجلاسوں میں یہ فریضہ صرف ایک ایک بار ادا کیا گیا۔ علاوہ ازیں اس اجلاس کے دوران نماز کیلئے ہونیوالے وقفوں کا مجموعی دورانیہ ایک گھنٹہ 43 منٹ رہا۔

اجلاس کے دوران واک آؤٹس اور ایوان کی کارروائی کے مقاطعہ (بائیکاٹ) کے مجموعی طور پر چار واقعات مشاہدے میں آئے۔ پانچویں نشست میں متحدہ قومی موومنٹ نے اپنے پارلیمانی قائد ڈاکٹر فاروق ستار کی کراچی میں رہائش گاہ کا رینجرز کی طرف سے محاصرہ کرنے پر ایوان کی کارروائی کا مقاطعہ کیا۔ چھٹی نشست میں وزیر دفاع کی طرف سے پاکستان تحریک انصاف کی خاتون رکن ڈاکٹر شیریں مزاری سے متعلق توہین آمیز کلمات ادا کرنے کیخلاف متحدہ حزب اختلاف نے مشترکہ طور پر ایوان کی کارروائی کا مقاطعہ کیا۔ گیارہویں اور سولھویں نشستوں میں بالترتیب متحدہ قومی موومنٹ اور جماعت اسلامی و قومی وطن پارٹی شیر پاؤ کے سوا حزب اختلاف کی تمام جماعتوں نے علامتی واک آؤٹ کئے۔ متحدہ قومی موومنٹ کا انفرادی واک آؤٹ کراچی میں کارکنوں کی گرفتاریوں جبکہ حزب اختلاف بشمول متحدہ قومی موومنٹ کے مشترکہ علامتی واک آؤٹس وزیر داخلہ کی ایوان میں عدم آمد کیخلاف کئے گئے۔

علاوہ ازیں 33 ویں اجلاس کے دوران اراکین نے مجموعی طور پر 114 نکات ہائے اعتراض اٹھائے اور 03 گھنٹے، چھ منٹ تک وزیر اعظم کی صحت، نظم ونسق اور ترقیاتی سکیموں سے متعلق اظہار خیال کیا۔

وزیر دفاع کی طرف سے ڈاکٹر شیریں مزاری سے متعلق توہین آمیز کلمات ادا کرنے کیخلاف متحدہ حزب اختلاف نے ایوان کی کارروائی کا مقاطعہ کیا۔

چودھویں قومی اسمبلی کے پہلے بجٹ اجلاس سے چوتھے بجٹ اجلاس تک ایوان میں اراکین کی فی نشست حاضری کی اوسط میں بھی بتدریج کمی دیکھنے میں آئی۔

14 ویں قومی اسمبلی کے پہلے سال میں بجٹ اجلاس کی ہر نشست اوسطا چھ گھنٹے بتیس منٹ جاری رہی، دوسرے سال میں یہ دورانیہ پانچ گھنٹے اٹھاون منٹ رہا، تیسرے سال میں فی نشست دورانیہ 05 گھنٹے چودہ منٹ ریکارڈ کیا گیا جبکہ زیر تبصرہ (موجودہ) بجٹ اجلاس کے دوران اجلاس کی ہر نشست اوسطا چار گھنٹے اٹھاون منٹ تک جاری رہی۔

28واں اجلاس

بجٹ اجلاس میں 43 فیصد اراکین غیر فعال رہے

کارروائی میں عدم دلچسپی ظاہر کرنیوالے اراکین میں 25 مرد 03 خواتین شامل

حزب اختلاف نے بجٹ اور ضمنی بجٹ کے حوالے سے کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی

حماد حسین

بلوچستان اسمبلی کا بجٹ اجلاس (30واں اجلاس) اراکین کی کم دلچسپی کا شکار رہا، 28 (43 فیصد) اراکین نے اجلاس کے دوران بجٹ پر ہونیوالی بحث میں حصہ نہ لیا۔

فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) کے مشاہدہ کاروں کی براہ راست مشاہدہ کاری پر مبنی رپورٹ کے مطابق اجلاس کی کارروائی میں عدم دلچسپی ظاہر کرنیوالے 25 مرد اور 03 خواتین اراکین میں سے پچاس فیصد سے زائد یعنی 14 اراکین کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) 04 کا عوامی نیشنل پارٹی، 03 کا جمیعت العلما اسلام (ف)، 02 کا پاکستان مسلم لیگ، 02 کا بلوچستان نیشنل پارٹی اور ایک ایک رکن کا تعلق پختون خوا ملی عوامی پارٹی اور بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی) کیساتھ تھا۔

دوسری طرف بجٹ پر بحث میں حصہ لینے والے 28 مرد اور 09 خواتین اراکین نے 09 گھنٹے 58 منٹ تک بجٹ تجاویز پر اظہار خیال کیا۔ ان اراکین میں سے 10 کا تعلق پختون خوا ملی عوامی پارٹی، 06 کا پاکستان مسلم لیگ (ن)، 05 کا نیشنل پارٹی، 03 کا جمیعت العلما اسلام (ف) جبکہ 02 اراکین کا تعلق پاکستان مسلم لیگ سے تھا۔ مجلس وحدت المسلمین اور عوامی نیشنل پارٹی کے ایک ایک رکن نے بھی بحث میں شرکت کی۔

وزیراعلیٰ بلوچستا ن نے وزیر خزانہ کی عدم موجودگی کے باعث اجلاس کی پہلی نشست منعقدہ 19 جون 2016 میں ایوان میں خود بجٹ برائے مالی سال 17،2016 پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ کی طرف سے بجٹ پیش کرنے کے بعد دوسری نشست میں قائد حزب اختلاف نے عام بحث کا آغاز کرتے ہوئے 36 منٹ تک اظہار خیال کیا جبکہ قائد ایوان نے پانچویں نشست میں اس بحث کو سمیٹنے کیلئے 55 منٹ صرف کئے۔

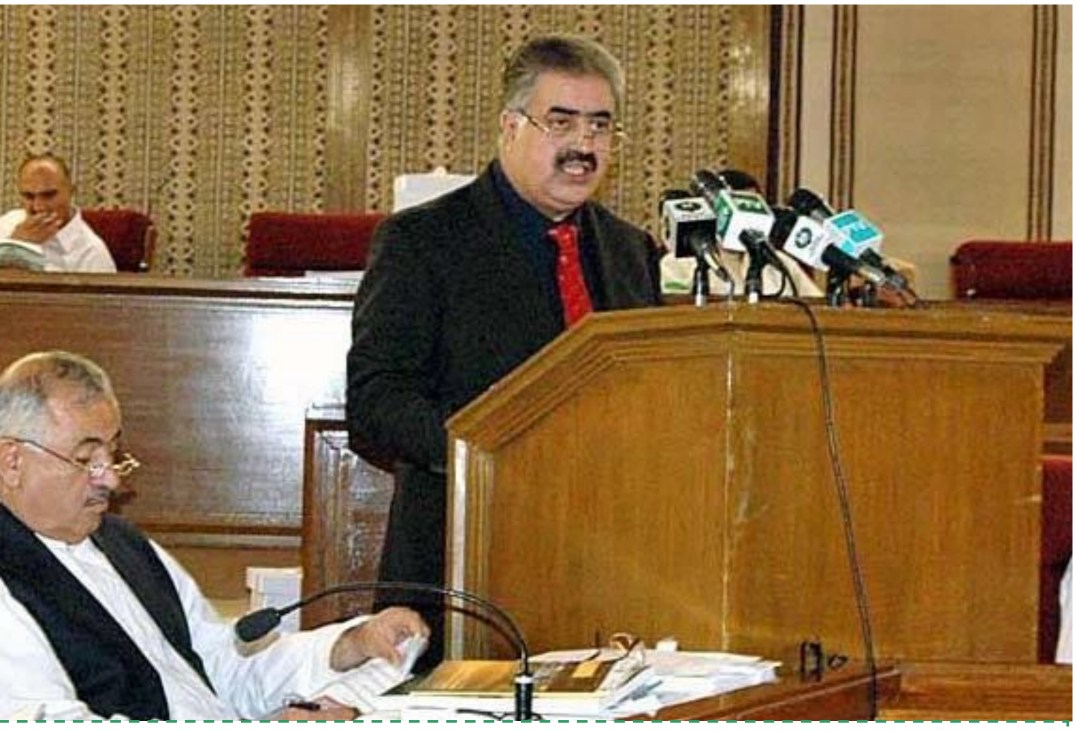

پختون خوا ملی عوامی پارٹی، پاکستان مسلم لیگ، عوامی نیشنل پارٹی، نیشنل پارٹی اور مجلس وحدت المسلمین کے پارلیمانی قائدین تمام نشستوں میں شریک ہوئے تاہم بلوچستان نیشنل پارٹی کے پارلیمانی قائد کسی بھی نشست میں موجود نہ تھے۔

ایوان نے بلوچستان فنانس بل 2016 کی منظوری دی اور مالی سال 17،2016 کیلئے 55 مطالبات زر سمیت مجموعی طور پر 78 مطالبات زر کی توثیق کی۔ ایوان نے جن مطالبات زر کی منظوری دی ان میں سے 23 مطالبات زر کو مالی سال 16،2015 کے ضمنی مطالبات زر کے طور پر ایوان میں منظوری کیلئے پیش کیا گیا۔

مالی سال 17،2016 کے بجٹ اور مالی سال 16،2015 کے ضمنی بجٹ کی منظوری کے عمل کے دوران حزب اختلاف نے کٹوتی کی کوئی ایک تحریک بھی پیش نہ کی۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے 0726 جون 2016 کو منعقدہ ساتویں و آخری نشست میں ایوان میں میزانیہ کی دو دستاویزات یعنی مالی سال 17،2016 کیلئے مجاز اخراجات کا شیڈول اور مالی سال 16،2015 کیلئے مجاز اخراجات کا ضمنی شیڈول بھی پیش کئے۔

واضح رہے کہ سات نشستوں پر محیط اس بجٹ اجلاس کا آغاز 19 جون 2016 کو اور اختتام 26 جون 2016 کو ہوا۔ 13 گھنٹے 07 منٹ دورانیے کے اس اجلاس ہر نشست مقررہ وقت سے اوسطاً 30 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور ان میں کسی ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ 34 اراکین کی موجودگی مشاہدہ کی گئی۔ ہر نشست کا آغاز اوسطاً 30 جبکہ اختتام 37 اراکین کی موجودگی میں ہوا۔

سپیکر، قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان سمیت تمام اہم اراکین نے اجلاس کی تمام سات نشستوں میں شرکت کی۔ سپیکر نے اجلاس کے مجموعی وقت کے 91 فیصد وقت (11 گھنٹے اور 59 منٹ) تک اجلاس کی صدارت کی جبکہ بقیہ 09 فیصد وقت کی صدارت کے فرائض چیر پرسنوں کے پینل کے ایک رکن کے حصے میں آئے۔

قائد ایوان (وزیر اعلیٰ) نے اجلاس کے مجموعی وقت کا 77 فیصد وقت (10 گھنٹے 04 منٹ) ایوان میں گزارا جبکہ قائد حزب اختلاف کی شرکت کل وقتی رہی۔ پارلیمانی قائدین میں سے پختون خوا ملی عوامی پارٹی، پاکستان مسلم لیگ، عوامی نیشنل پارٹی، نیشنل پارٹی اور مجلس وحدت المسلمین کے قائدین تمام نشستوں میں شریک ہوئے تاہم بلوچستان نیشنل پارٹی کے پارلیمانی قائد کی موجودگی کسی بھی نشست میں مشاہدے میں نہ آئی۔ مزید بر آں بجٹ اجلاس کے دوران اراکین نے 10 نکات ہائے اعتراض کے ذریعے 08 منٹ تک مختلف معاملات پر بات کی۔

ایوان نے بلوچستان فنانس بل 2016 کی منظوری دی اور مالی سال 17،2016 کیلئے 55 مطالبات زر سمیت مجموعی طور پر 78 مطالبات زر کی توثیق کی

قائد ایوان (وزیر اعلیٰ) نے اجلاس کے مجموعی وقت کا 77 فیصد وقت (10 گھنٹے 04 منٹ) ایوان میں گزارا جبکہ قائد حزب اختلاف کی شرکت کل وقتی رہی۔

کارروائی میں عدم دلچسپی ظاہر کرنیوالے 25 مرد اور 03 خواتین اراکین میں سے پچاس فیصد سے زائد یعنی 14 اراکین کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) 04 کا عوامی نیشنل پارٹی، 03 کا جمعیت العلما اسلام (ف)، 02 کا پاکستان مسلم لیگ، 02 کا بلوچستان نیشنل پارٹی اور ایک ایک رکن کا تعلق پختون خوا ملی عوامی پارٹی اور بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی) کیساتھ تھا۔

بجٹ اجلاس

چھیالیس فیصد اراکین خاموش بیٹھے دکھائی دیئے

42 مطالبات زر منظور، کٹوتی کی 114 تحاریک مسترد

بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کی مذمت، امجد صابری کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

شفقت سومرو

سندھ اسمبلی کا 25واں (بجٹ) اجلاس 11 نشستوں میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے دوران نئے مالی سال (2016،17) کے سالانہ میزانئے (بجٹ) کی منظوری دی گئی۔ بجٹ اجلاس کے دوران 46 فیصد (76) اراکین خاموش بیٹھے دکھائی دیئے اور انہوں نے اجلاس کی کارروائی میں حصہ نہ لیا۔ اجلاس کی ہر نشست طے شدہ وقت کی بجائے اوسطاً 79 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 04 گھنٹے 46 منٹ تک جاری رہی۔ اجلاس میں اراکین کی فی نشست اوسط حاضری ہر نشست کے آغاز پر 47 اور اختتام پر 73 مشاہدہ کی گئی۔ ہر نشست میں اوسطاً چھ اقلیتی اراکین بھی موجود رہے۔

اہم اراکین و عہدیداروں کی شرکت

قائد ایوان (وزیراعلیٰ) نے سات نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کی کارروائی کے مجموعی وقت کا 43 فیصد جبکہ قائد حزب اختلاف نے 11 نشستوں میں شرکت کی اور مجموعی وقت کا 69 فیصد وقت ایوان میں گزارا۔ وزیر خزانہ بھی 11 نشستوں میں شریک ہوئے اور اجلاس کی کارروائی کا 99 فیصد وقت ایوان میں موجود رہے۔ سپیکر نے 62 فیصد وقت تک، ڈپٹی سپیکر نے 32 فیصد جبکہ چیئرپرسنوں کے پینل کے اراکین نے 04 فیصد وقت تک اجلاس کی صدارت کی اجلاس کا بقیہ دو فیصد وقت مختلف وقفوں پر صرف ہوا۔

> سرکاری بینچوں کی طرف سے قابل اعتراض جملے بازی، چیئر کے رویئے، کٹوتی کی تحاریک مسترد ہونے اور نئے صوبوں کے قیام کے مطالبات مسترد ہونے کیخلاف چھ مرتبہ ایوان کے اندر احتجاج کیا گیا۔

پارلیمانی قائدین میں سے پاکستان تحریک انصاف کے پارلیمانی قائد نے تمام 11 نشستوں، مسلم لیگ فنکشنل کے پارلیمانی قائد نے 10 نشستوں، مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائد نے 09 نشستوں جبکہ نیشنل پیپلز پارٹی کے پارلیمانی قائد نے 07 نشستوں میں شرکت کی۔

اجلاس کی پہلی نشست میں صوبائی وزیر خزانہ نے مالی سال 2016،17 کے سالانہ میزانئے کو ایوان میں پیش کیا جبکہ 11 ویں نشست میں ایوان نے اسکی منظوری دی، اس سے قبل مختلف نشستوں میں بجٹ پر 33 گھنٹے اور 30 منٹ بحث کی گئی۔ ایوان نے مالی سال 2016،17 سالانہ میزانئے کے 149 مطالبات زر کی منظوری دی اور ان پر پیش کٹوتی کی 722 تحاریک کو مسترد کر دیا اسی طرح ایوان نے مالی سال 2015،16 کے ضمنی میزانئے کی بھی منظوری دی اور 42 مطالبات زر کو منظور کرتے ہوئے اس پر پیش کٹوتی کی 114 تحاریک کو مسترد کر دیا گیا۔

اراکین کی بجٹ میں دلچسپی

بجٹ اجلاس کی کارروائی میں سندھ اسمبلی کے اراکین نے بھی کم دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ایک پینسٹھ اراکین پر مشتمل موجودہ ایوان کے 76 اراکین (46 فیصد) نے بجٹ پر ہونیوالی بحث میں شرکت نہ کی۔ بحث میں حصہ نہ لینے والے اراکین میں 68 مرد اور 08 خواتین اراکین شامل تھے۔ ان میں سے پانچ خواتین کا تعلق متحدہ قومی موومنٹ اور تین کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی کیساتھ تھا۔

اسی طرح جن 68 مرد اراکین نے بجٹ پر بحث سے بے اعتنائی برتی ان میں 45 کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی، 18 کا متحدہ قومی موومنٹ، تین کا پاکستان مسلم لیگ (ن) اور ایک ایک کا تعلق نیشنل پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ فنکشنل سے تھا۔

بحث میں شرکت کا صنفی تناسب

بجٹ پر بحث میں حصہ لینے والے 89 اراکین میں 67 مرد اور 22 خواتین اراکین شامل تھیں۔ خواتین اراکین اس حوالے سے مردوں سے زیادہ فعال نظر آئیں۔ ایوان میں موجود 29 میں سے 22 (76 فیصد) خواتین اراکین نے بجٹ تجاویز پر اظہار خیال کیا جبکہ مردوں کا تناسب 49 فیصد رہا یعنی ایوان میں موجود 167 مرد اراکین میں سے صرف 67 (49 فیصد) نے اس حوالے سے اپنے فرائض ادا کئے۔

بحث میں شرکت باعتبار وقت وصنف

خواتین اراکین نے بجٹ پر چار گھنٹے چار منٹ جبکہ انکے ہم منصب مرد اراکین نے 28 گھنٹے اور 26 منٹ تک بحث کی۔ بحث میں حصہ لینے والی 22 خواتین اراکین میں سے 14 کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی، 04 کا متحدہ قومی موومنٹ 02 کا پاکستام مسلم لیگ فنکشنل جبکہ ایک ایک خاتون رکن کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان تحریک انصاف سے تھا۔ اسی طرح بحث میں حصہ لینے والے مرد اراکین میں سے سب سے زیادہ یعنی 30 اراکین کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی، 22 کا متحدہ قومی موومنٹ، 08 کا مسلم لیگ فنکشنل، 05 کا مسلم لیگ (ن) جبکہ 02 اراکین کا تعلق پاکستان تحریک انصاف سے تھا۔

قراردادیں

اجلاس کے دوران ایوان میں دو قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ پہلی قرارداد میں معروف قوال امجد صابری کے سفاکانہ قتل کی مذمت کرتے ہوئے مقتول کی خدمات کو سراہا گیا اور انکو خراج عقیدت پیش کیا گیا جبکہ دوسری قرارداد میں صوبے میں بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کی مذمت کی گئی۔

بجٹ پر بحث میں حصہ لینے والے 89 اراکین میں 67 مرد اور 22 خواتین اراکین شامل تھیں۔ خواتین اراکین اس حوالے سے مردوں سے زیادہ فعال نظر آئیں

کورم

اجلاس کے دوران دو مرتبہ کورم کی کمی کی نشاندہی کی گئی۔ پہلی مرتبہ پانچویں نشست میں مسلم لیگ فنکشنل کے ایک رکن نے کورم کی نشاندہی کی تاہم چیئر نے اس نشاندہی کو نظر انداز کر دیا اور نشست کی کارروائی جاری رہی۔ دوسری مرتبہ چھٹی نشست میں پاکستان تحریک انصاف کے ایک رکن نے کورم کی نشاندہی کی تاہم گنتی کرانے پر کورم پورا پایا گیا۔

مسلم لیگ فنکشنل کے ایک رکن نے کورم کی نشاندہی کی تاہم چیئر نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے نشست کی کارروائی جاری رکھی۔

کی نشاندہی کی تاہم گنتی کرانے پر کورم پورا پایا گیا۔

احتجاج اور واک آؤٹس

بجٹ اجلاس کے دوران ایوان کے اندر احتجاج اور ایوان سے واک آؤٹ کرنے کے مجموعی طور پر 08 واقعات مشاہدے میں آئے۔ متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے ایک سابق پارلیمنٹیرین کیخلاف مقدمہ کے اندراج کیخلاف تیسری نشست میں دو منٹ کیلئے جبکہ متحدہ حزب اختلاف نے ذرائع ابلاغ کو ایوان کی کارروائی کی کوریج کی اجازت نہ دینے کیخلاف چھٹی نشست میں 26 منٹ کیلئے واک آؤٹ کیا۔

پاکستان تحریک انصاف کے پارلیمانی قائد نے تمام 11 نشستوں، مسلم لیگ فنکشنل کے پارلیمانی قائد نے 10 نشستوں، مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائد نے 09 نشستوں جبکہ نیشنل پیپلز پارٹی کے پارلیمانی قائد نے 07 نشستوں میں شرکت کی۔

اسی طرح سرکاری بینچوں کی طرف سے قابل اعتراض جملے بازی، چیئر کے رویئے، کٹوتی کی تحاریک مسترد ہونے اور نئے صوبوں کے قیام کے مطالبات مسترد ہونے کیخلاف چھ مرتبہ ایوان کے اندر احتجاج کیا گیا جس پر مجموعی طور پر 38 منٹ صرف ہوئے۔

متفرق

اجلاس کے دوران ایوان میں مالی سال 2016،17 کے مجاز اخراجات کا شیڈول اور گزشتہ مالی سال (2015،16) کے مجاز اخراجات کا ضمنی شیڈول پیش کئے گئے۔ اراکین نے 69 نکات ہائے اعتراض بھی اٹھائے اور مختلف معاملات پر 92 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

خواتین اراکین نے بجٹ پر چار گھنٹے چار منٹ جبکہ انکے ہم منصب مرد اراکین نے 28 گھنٹے اور 26 منٹ تک بحث کی۔ بحث میں حصہ لینے والی 22 خواتین اراکین میں سے 14 کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی، 04 کا متحدہ قومی موومنٹ 02 کا پاکستام مسلم لیگ فنکشنل جبکہ ایک ایک خاتون رکن کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان تحریک انصاف سے تھا۔

ایوان زیریں کے تین سال

ممبران کی حاضری میں کمی کا رجحان

ایک سو ایک اراکین نے نصف سے کم نشستوں میں شرکت کی۔

کم نشستوں والے اجلاسوں میں حاضری کا تناسب طویل اجلاسوں سے زیادہ رہا۔

صلاح الدین صفدر

چودھویں قومی اسمبلی کے تین پارلیمانی سال اکتیس مئی 2016 کو پورے ہوئے۔اس دوران 289 نشستوں پر محیط 32 اجلاس منعقد ہوئے۔ قومی اسمبلی کے اراکین کا حاضری ریکارڈ تیسرے پارلیمانی سال کے آغاز سے عام کیا جارہا ہے جبکہ فافن نے آزادئ معلومات کے قانون کے تحت گزشتہ دو سالوں کا ریکارڈ بھی قومی اسمبلی سے حاصل کیا ہے۔زیر نظر رپورٹ اسی سرکاری ریکارڈ پر مشتمل ہے۔ اس ریکارڈ کے مطابق ایوان نے پہلے پارلیمانی سال میں 99 نشستیں، دوسرے میں 92 اور تیسرے میں 98 نشستیں منعقد کیں۔ واضح رہے کہ اس رپورٹ میں پارلیمان کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاسوں اور تیسرے پارلیمانی سال کی آخری نشست (منعقدہ اکتیس مئی 2016) کی حاضری شامل نہیں ہے۔

پہلے تین پارلیمانی سالوں کے دوران سب سے زیادہ حاضری قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں رہی جبکہ تیسرے اور 19 ویں اجلاس میں بھی حاضری کا تناسب زیادہ رہا۔ آخری دونوں اجلاس ایک ایک نشست پر مشتمل تھے۔ پہلے اجلاس کی تیسری نشست میں سب سے زیادہ (318) اراکین شریک ہوئے۔ اس نشست میں وزیر اعظم کا انتخاب کیا گیا۔ پہلے اجلاس کے بعد کسی اجلاس میں تین سو سے زیادہ اراکین شریک نہیں ہوئے۔ 18 ویں اجلاس کی چوتھی نشست میں فقط 87 اراکین نے شرکت کی اور اس نشست کی حاضری سب نشستوں سے کم رہی۔

ہر وزیر نے 3 سال میں اوسطاً 172 نشستوں میں شرکت کی۔

تین سالوں کی 289 نشستوں میں سے 38 نشستوں میں کل اراکین کی نصف سے بھی کم تعداد نے شرکت کی

ایوان میں کبھی کبھار آنے والے اراکین میں وزیر اعظم نواز شریف ان کے بھتیجے حمزہ شہباز شریف، چیئرمین پاکستان تحریک انصاف عمران خان، متحدہ قومی موومنٹ کے پارلیمانی رہنما ڈاکٹر فاروق ستّار، جمیعت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان اور پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی رہنما چودھری پرویز الٰہی جیسے بڑے نام شامل ہیں۔

دوسرے پارلیمانی سال میں سالانہ اوسط حاضری کا تناسب تینوں سالوں میں سب سے کم رہا۔اس برس ہر رکن نے 92 میں سے اوسطاً 51 نشستوں میں شرکت کی جبکہ ہر رکن اوسطاً پہلے سال کی 99 نشستوں میں سے 64 نشستوں میں اور تیسرے سال کی 98 نشستوں میں سے 59 میں شریک ہوا۔اسی طرح پہلے سال کی ہر نشست میں اوسطاً 222 اراکین حاضر رہے جبکہ دوسرے اور تیسرے سال میں بالترتیب اوسطاً 194 اور 208 اراکین نے شرکت کی۔

دریں اثنا تین سالوں کی 289 نشستوں میں سے 38 نشستوں میں کل اراکین کی نصف سے بھی کم تعداد نے شرکت کی جبکہ 101 اراکین نصف سے بھی کم نشستوں میں حاضر ہوئے۔ایوان میں کبھی کبھار آنے والے اراکین میں وزیرِاعظم نواز شریف ان کے بھتیجے حمزہ شہباز شریف، چیئرمین پاکستان تحریک انصاف عمران خان، متحدہ قومی موومنٹ کے پارلیمانی رہنما ڈاکٹر فاروق ستّار، جمیعت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان اور پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی رہنما چودھری پرویز الہٰی جیسے نمایاں نام شامل ہیں۔

قومی اسمبلی کے دس اقلیتی اراکان میں سے نصف نے دو سو سے زائد نشستوں میں شرکت کی۔ہر رکن اوسطاً 197 نشستوں میں حاضر رہا۔یہ اوسط ایوان کی کل اوسط سے خاصی زیادہ ہے۔

قومی اسمبلی کے سپیکر ایاز صادق نے 289 میں سے 245 نشستوں میں شرکت کی جبکہ ڈپٹی سپیکر 237 نشستوں میں تشریف لائے۔ قائدِ ایوان میاں محمد نواز شریف 39 نشستوں میں اور قائدِ حزبِ اختلاف 221 نشستوں میں حاضر رہے۔

دوسرے پارلیمانی سال میں سالانہ اوسط حاضری کا تناسب تینوں سالوں میں سب سے کم رہا۔

کابینہ کے چھبیس اراکین قومی اسمبلی کے رکن ہیں جن میں 17 وفاقی وزرا اور 9 وزیرِ مملکت شامل ہیں۔ہر وزیر نے 3 سال میں اوسطاً 172 نشستوں میں شرکت کی۔وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور کی حاضری کابینہ میں سب سے بہتر رہی۔انہوں نے 285 نشستوں میں شرکت کی۔ان سے زیادہ حاضری صرف ایک رکنِ قومی اسمبلی کی رہی۔کابینہ کے نو دیگر اراکین نے 200 سے زائد نشستوں میں شرکت کی۔سب سے کم حاضر ہونے والے کابینہ ارکان میں وفاقی وزرا غلام مرتضٰی جتوئی اور احسن اقبال رہے جنہوں نے بالترتیب 80 اور 99 نشستوں میں شرکت کی۔مزید برآں 54 نشستیں ایسی تھی جب نصف سے زائد وزرا ایوان سے غیر حاضر رہے جبکہ محض چار نشستوں میں سبھی 26 کابینہ ارکان موجود تھے۔

قومی اسمبلی میں خواتین ارکان کی تعداد 70 ہے، ان میں سے 77 فیصد نے نصف سے زیادہ نشستوں میں شرکت کی۔خواتین ارکان کی اوسط حاضری بھی مرد اراکین سے زیادہ رہی۔ہر خاتون رکن نے پہلے پارلیمانی سال میں اوسطاً 70، دوسرے سال میں 54 اور تیسرے سال میں 67 نشستوں میں شرکت کی جبکہ مرد اراکین نے پہلے سال میں 62، دوسرے میں 51 اور تیسرے میں 57 نشستوں میں شرکت کی۔

قومی اسمبلی میں خواتین ارکان کی تعداد ستّر ہے۔ان میں سے 77 فیصد خواتین نے نصف سے زیادہ نشستوں میں شرکت کی۔خواتین ارکان کی اوسط حاضری بھی مرد اراکین سے زیادہ رہی۔ہر خاتون رکن نے پہلے پارلیمانی سال میں اوسطاً ستّر، دوسرے سال میں چوّن اور تیسرے سال میں 67 نشستوں میں شرکت کی جبکہ مرد اراکین نے پہلے سال میں 62، دوسرے میں 51 اور تیسرے میں 57 نشستوں میں شرکت کی۔جمیعت علمائے اسلام (ف) کی عالیہ کامران ایوان کی سب سے زیادہ حاضری رکھنے والی رکن رہیں جنہوں نے 287 نشستوں میں شرکت کی۔قومی اسمبلی کے دس اقلیتی ارکان میں سے نصف نے دو سو سے زائد نشستوں میں شرکت کی۔ہر رکن اوسطاً 197 نشستوں میں حاضر رہا۔یہ اوسط ایوان کی کل اوسط سے خاصی زیادہ ہے۔

جمیعت علمائے اسلام (ف) کی عالیہ کامران ایوان کی سب سے زیادہ حاضری رکھنے والی رکن رہیں جنہوں نے 287 نشستوں میں شرکت کی۔

بجٹ اجلاس

بحث میں صرف 26 فیصد اراکین نے حصہ لیا

حزب اختلاف کی طرف سے پیش کٹوتی کی تمام تحاریک مسترد

مقامی حکومتوں کے قانون میں ترمیم، امجد صابری کو خراج عقیدت

وجاہت بتول

پنجاب کی صوبائی اسمبلی کا 11 نشستوں پر محیط بجٹ اجلاس (22 واں اجلاس) 13 جون کو شروع اور 29 جون کو ختم ہوا۔ اس دوران مالی سال 2016،17 کے سالانہ اور گزشتہ مالی سال 2015،16 کے ضمنی بجٹ کی منظوری دینے کیساتھ ساتھ ایوان نے مقامی حکومتوں کے قانون میں ترمیم کی بھی منظوری دی۔

اجلاس کی اہمیت کے پیش نظر توقع تھی کہ آبادی اور نشستوں کی تعداد کے اعتبار سے سب سے بڑے صوبے کے ایوان میں اراکین بجٹ پر بحث میں بھی اسی تناسب سے شرکت کرینگے تاہم پنجاب اسمبلی کے صرف 26 فیصد اراکین نے بحث میں حصہ لیا۔ واضح رہے کہ پنجاب اسمبلی کا ایوان بجٹ اجلاس کے دوران 367 اراکین پر مشتمل تھا۔ اس طرح دیکھا جائے تو ملک کے سب سے بڑے صوبائی ایوان کے 367 میں سے 269 اراکین نے بجٹ پر منعقدہ بحث میں کسی بھی لحاظ سے حصہ نہ لیا۔

قائد ایوان (وزیراعلیٰ) نے بھی 11 میں سے صرف تین نشستوں کے دوران کچھ وقت کیلئے ایوان کی کارروائی میں حصہ لیا۔ 2008 اور پھر اسکے بعد 2013 کے عام انتخابات کے بعد پنجاب میں مسلسل برسر اقتدار جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) کا یہ نواں بجٹ تھا جسکی ایوان نے منظوری دی۔

بجٹ اجلاس کا آغاز صوبائی وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر سے ہوا جس میں انہوں نے مالی سال 2016،17 کا سالانہ میزانیہ (بجٹ) جبکہ مالی سال 2015،16 کا ضمنی بجٹ ایوان میں پیش کئے۔

وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے دو دن بعد ایوان نے ملک کے آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑے صوبے کے بجٹ پر بحث شروع کی جو چار نشستوں میں مکمل کی گئی اور صوبائی وزیر خزانہ نے اس بحث کو 22 جون 2016 کو سمیٹ دیا۔

ایوان نے اگلی دو نشستوں میں 43 مطالبات زر کی منظوری دی جو 27 جون 2016 کو نویں نشست میں سالانہ میزانیے 2016،17 کی مکمل منظوری کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔

حزب اختلاف کے اراکین نے پولیس، صحت، تعلیم، زراعت اور ترقی سمیت متعدد محکموں کیلئے مختص بجٹ سے متعلق کٹوتی کی چھ تحاریک پیش کیں تاہم ان تحاریک کو کثرت رائے کے ساتھ مسترد کر دیا گیا۔

ایوان نے بقیہ مطالبات زر کی منظور ایوان کے قواعد وضوابط ہائے کار و انصرام کارروائی 1997 کے قاعدہ 144 ذیلی قاعدہ (4) کے تحت دی۔ اس قاعدے کے مطابق مطالبات زر پر ووٹنگ کیلئے موجود تمام سوالات کو ایوان میں نپٹانے کیلئے مختص دنوں کے آخر پر پیش کیا جاتا ہے۔

اجلاس کی آخری دو نشستیں گزشتہ مالی سال (2015،16) کے ضمنی بجٹ پر بحث اور اس پر ووٹنگ کیلئے مختص کی گئیں۔ حزب اختلاف نے ضمنی مطالبات

زر پر بھی کٹوتی کی تین تحاریک پیش کیں تاہم انہیں بھی مسترد کر دیا گیا۔

سالانہ اور ضمنی بجٹ پیش کرنے کے علاوہ صوبائی وزیر خزانہ نے اجلاس کے دوران مالی سال 2016،17 کے مجاز اخراجات، مالی سال 2015،16 کے ضمنی مجاز اخراجات کے شیڈول اور پنجاب سیلز ٹیکس آن سروسز ایکٹ 2012 اوراسکے تحت کی جانیوالی قانون سازی کے سیکنڈ شیڈول کی ترامیم سے متعلقہ نوٹیفیکیشن بھی ایوان میں پیش کئے۔

بجٹ اجلاس میں ایوان نے بجٹ پر بحث اوراسکی منظوری دینے کے عمل کو سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ قانون سازی کا کام بھی جاری رکھا جبکہ چوتھی

> **قائد ایوان (وزیراعلیٰ) صرف تین نشستوں میں شریک ہوئے اور ایوان میں مجموعی طور پر ایک گھنٹہ اٹھاون منٹ گزارے جبکہ قائد حزب اختلاف 10 نشستوں میں شریک ہوئے اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 51 فیصد (17 گھنٹے 23 منٹ) ایوان میں گزارے۔**

نشست 19 جون کو انتقال کر جانیوالے پاکستان تحریک انصاف کے رکن صوبائی اسمبلی محمد صدیق خان کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے مختص کی گئی۔ مسلم لیگ (ن) کے 07، تحریک انصاف کے 03 اور مسلم لیگ کے 01 رکن نے مرحوم رکن کو خدمات پر 22 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر مرحوم کی مغفرت

> **تحریک انصاف، پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی اور حکمران جماعت مسلم لیگ (ن) کے اراکین نے انکے متعلقہ انتخابی حلقوں کو بجٹ میں نظر انداز کرنے اور ایوان میں بولنے کی اجازت نہ ملنے کیخلاف انفرادی طور بھی واک آوٹ کئے۔**

کیلئے فاتحہ خوانی بھی کی گئی۔

اسی اجلاس کے دوران صوبائی ایوان نے پنجاب لوکل گورنمنٹ (چوتھے ترمیمی) بل 2016 کی بھی منظوری دی جبکہ تین قانونی مسودات پنجاب سول کورٹس (ترمیمی) آرڈیننس 2016، پنجاب محفوظ انتقال خون بل 2016 اور پنجاب ریونیو اتھارٹی (دوسرا ترمیمی) بل 2016 متعارف کرائے گئے۔

بجٹ اجلاس کے دوران مقامی حکومتوں کے قانون میں کی گئی ترمیم دیہی

> **اجلاس کی اہمیت اور آبادی اور نشستوں کی تعداد کے اعتبار سے سب سے بڑا صوبہ ہونے کے ناطے توقع تھی کہ ایوان میں اراکین بجٹ پر بحث میں بھی اسی تناسب سے شرکت کرینگے، تاہم ایسا نہ ہوا۔**

یونین کونسلز کو بھی شہری یونین کونسلز کی طرح اپنے علاقے میں جائیداد ٹیکس کے نفاذ کا اختیار دیتی ہے۔ اس ترمیم پر چھ اراکین نے 40 منٹ تک بحث بھی کی۔ ایوان نے کراچی میں دہشت گردوں کے ہاتھوں قتل ہونیوالے معروف قوال امجد صابری کو خراج عقیدت پیش کرنے کی قرارداد کو پیش اور منظور کرنے کیلئے قواعد وضوابط ہائے کار کے ضابطہ 115 کو نظر انداز کر دیا۔

لائیوسٹاک اور داخلہ امور پر قائم مجالس ہائے قائمہ نے دو قانونی مسودات پر جبکہ استحقاق پر قائم مجلس نے تحریک استحقاق نمبر 01 و 25 آف 2015 اور تحریک استحقاق نمبر 04 آف 2016 پر اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ ایوان نے مجلس استحقاق، مجلس ہائے قائمہ برائے کالونیز، مواصلات و ورکس، فوڈ، سروسز، انتظام عامہ وہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو انکے زیر غور مختلف معاملات پر اپنی رپورٹیں پیش کرنے کیلئے مزید دوماہ کی توسیع بھی دیدی۔

اجلاس کی طویل ترین نشست چار گھنٹے 50 منٹ جبکہ مختصر ترین صرف 35 منٹ پر محیط تھی۔ ایک دفعہ کے سوا جبکہ ایوان 19 منٹ تک وزیر خزانہ کی آمد کا منتظر رہا اور وقفہ کرنا پڑا، باقی تمام نشستیں بہتر طور پر منعقد ہوئیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک رکن نے ایک دفعہ کورم کی نشاندہی کی تاہم گنتی کرانے پر کورم پورا پایا گیا۔

بجٹ پر صرف شدہ وقت

اراکین نے اجلاس کے مجموعی وقت کا 70 فیصد وقت (23 گھنٹے 56 منٹ) مطالبات زر، سالانہ میزانیے اور ضمنی بجٹ پر بحث پر صرف کئے۔ بحث میں حصہ لینے والے 98 اراکین میں 27 (28 فیصد) خواتین تھیں جنہوں نے بحث پر کل صرف شدہ وقت کا ایک چوتھائی (چھ گھنٹے) تک بحث کی۔

ایوان میں موجود حزب اختلاف کی بڑی جماعت پاکستان تحریک انصاف

> **اجلاس کی آخری دو نشستیں گزشتہ مالی سال (2015،16) کے ضمنی بجٹ پر بحث اوراس پر ووٹنگ کیلئے مختص کی گئیں۔**

کے 15 اراکین نے سب سے زیادہ وقت (10 گھنٹے 02 منٹ) تک بحث کی۔ حکمران جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) کے بحث میں شریک 71 اراکین نے نے 10 گھنٹے، پاکستان پیپلزپارٹی اور پاکستان مسلم لیگ کے پانچ پانچ اراکین نے بالترتیب 01 گھنٹہ 42 منٹ اور 01 گھنٹہ 27 منٹ، جبکہ جماعت اسلامی کے ایک رکن نے 36 منٹ اور مسلم لیگ ضیا کے بھی ایک رکن نے 09 منٹ تک بجٹ پر اظہار خیال کیا۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ایوان میں موجود کل اراکین کے 77 فیصد جبکہ پاکستان تحریک انصاف کے 50 فیصد اراکین نے بحث میں حصہ نہ لیا۔

اہم اراکین کی حاضری

قائد ایوان (وزیر اعلیٰ) صرف تین نشستوں میں شریک ہوئے اور ایوان میں مجموعی طور پر ایک گھنٹہ اٹھاون منٹ گزارے جبکہ قائد حزب اختلاف 10 نشستوں میں شریک ہوئے اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 51 فیصد (17 گھنٹے 23 منٹ ایوان میں گزارے۔ وزیر خزانہ بھی دس نشستوں میں شریک ہوئے اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 80 فیصد یعنی 27 گھنٹے 34 منٹ ایوان میں گزارے۔ سپیکر تمام نشستوں میں شریک ہوئے اور اجلاس کی اسی فیصد وقت تک صدارت کی، ڈپٹی سپیکر چھ نشستوں میں شریک ہوئے اور اجلاس کے مجموعی وقت میں سے 13 فیصد وقت تک یعنی چار گھنٹے 19 منٹ تک اجلاس کی صدارت کی۔ چیئرپرسنوں کے پینل کے ایک رکن نے بھی سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کی عدم موجودگی کے باعث ایک مرتبہ 25 منٹ کیلئے اجلاس کی صدارت کے فرائض نبھائے۔

اراکین کی حاضری

اجلاس کی ہر نشست میں اوسطاً 211 اراکین نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران اراکین کی سب سے زیادہ تعداد 268 نے پہلی نشست میں جبکہ سب سے کم یعنی 192 اراکین چھٹی نشست میں شریک ہوئے۔

پارلیمانی قائدین کی حاضری

پاکستان پیپلزپارٹی کے پارلیمانی قائد نے سب سے زیادہ 10 نشستوں میں شرکت کی، جماعت اسلامی کے پارلیمانی قائد 03 اور مسلم لیگ ضیا کے پارلیمانی قائد ایک نشست میں حاضر ہوئے تاہم پاکستان نیشنل مسلم لیگ، پاکستان مسلم لیگ اور بہاولپور نیشنل الائنس کے پارلیمانی قائدین کسی نشست میں موجود نہ پائے گئے۔

تحاریک التوا

اراکین نے اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 12 تحاریک التوا جمع کرائیں تاہم دو تحاریک جو کہ پنجاب دیہی روڈز پروگرام اور سرگودھا میں دکانوں کے کرائے میں اضافہ سے متعلق تھیں کو زیر بحث لایا گیا۔ پہلی تحریک کو حکومت کے ضواب کی روشنی میں نپٹادیا گیا جبکہ دوسری تحریک متعلقہ مجلس کے سپرد کی گئی۔ بقیہ دس تحاریک التوا جو کہ تعلیم، صحت، اور ہاؤسنگ کے بارے میں تھیں کو اگلے اجلاس تک موخر کر دیا گیا۔

استحقاقی سوالات

اراکین نے بجٹ اجلاس کے دوران چھ استحقاقی سوالات (پانچ مسلم لیگ (ن) اور ایک تحریک انصاف کی طرف سے) اٹھائے۔ ایوان نے پانچ سوالات کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جبکہ ایک سوال کو التوا میں رکھا گیا۔

احتجاج اور واک آؤٹس

بجٹ اجلاس کے دوران ایوان کے اندر احتجاج اور ایوان کی کارروائی کے مقاطعہ (واک آؤٹ) کے مجموعی طور پر 09 واقعات مشاہدے میں آئے۔ متحدہ حزب اختلاف نے وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے دوران ایوان کی کارروائی کا مقاطعہ کیا جبکہ ساتویں اور آٹھویں نشستوں کے دوران وزیر صحت کی ایوان سے غیر حاضری اور وزیر تعلیم کی طرف سے غیر تسلی بخش جواب دینے کیخلاف ایوان کے اندر احتجاج ریکارڈ کرایا۔

چھٹی نشست کے دوران مسلم لیگ (ن) کے ایک رکن کی طرف سے تحریک انصاف کے عید کے بعد احتجاجی پروگرام سے متعلق نازیبا الفاظ ادا کرنے کیخلاف پاکستان تحریک انصاف نے بھی علامتی واک آؤٹ کیا۔

تحریک انصاف، پیپلزپارٹی، جماعت اسلامی اور حکمران جماعت مسلم لیگ (ن) کے اراکین نے انکے متعلقہ انتخابی حلقوں کو بجٹ میں نظر انداز کرنے اور ایوان میں بولنے کی اجازت نہ ملنے کیخلاف انفرادی طور بھی واک آؤٹ کئے۔

نکات ہائے اعتراض

اراکین نے بجٹ اجلاس کے دوران 21 نکات ہائے اعتراض پر 23 منٹ تک مختلف امور پر اظہار خیال کیا۔

بجٹ اجلاس

پچھتر فیصد اراکین نے بجٹ پر بحث میں دلچسپی نہ لی

سالانہ اور ضمنی بجٹ پر پیش کٹوتی کی تمام تحاریک مسترد کی گئیں

قائد ایوان، سات وزیر خزانہ اور قائد ایوان تمام نشستوں میں شریک ہوئے

عارف خان

خیبر پختون خوا اسمبلی کا 19واں (بجٹ) اجلاس آٹھ نشستوں میں 14 جون سے 24جون 2016تک منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے دوران نئے مالی سال (2016،17) کے سالانہ میزانئے (بجٹ) کی منظوری دی گئی۔ بجٹ اجلاس کے دوران کارروائی میں اراکین کی دلچسپی کی سطح دیگر اجلاسوں کے مقابلے میں کم دکھائی دی۔ اجلاس کی ہر نشست طے شدہ وقت کی بجائے اوسطاً14 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور دو گھنٹے 17 منٹ تک جاری رہی۔ اجلاس میں اراکین کی فی نشست اوسط حاضری ہر نشست کے آغاز پر 47 (38 فیصد) اور اختتام پر 51 (41 فیصد) مشاہدہ کی گئی۔

اجلاس کی پہلی نشست میں صوبائی وزیر خزانہ نے مالی سال 2016،17 کے سالانہ اور سال 2015،16 کے ضمنی میزانئے کو ایوان میں پیش کیا اور 01 گھنٹہ 34 منٹ صرف کئے۔ دوسری نشست مین قائد حزب اختلاف نے نئے مالی سال کے بجٹ پر بحث شروع کی اور 52 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

چھٹی نشست کے دوران ایوان نے سالانہ میزانیہ برائے مالی سال 2016،17 کی منظوری دی تاہم منظوری کے عمل کے دوران سرکاری بینچوں کے متعدد اراکین ایوان سے اٹھ کر چلے گئے تاہم وزیر اعلیٰ نے اراکین کے اس طرز عمل کو سنجیدگی کیساتھ دیکھا اور ان اراکین کیخلاف تحقیقات کرانے کا اعلان کیا۔ ایوان نے نئے مالی سال کے بجٹ کی 59 تجاویز کی منظوری دی اور ان پر پیش کی گئی کٹوتی کی 953 تحاریک کو مسترد کر دیا۔ ایوان نے مالی سال 2015،16 کے 50 ضمنی مطالبات زر کی بھی منظوری دی اور ان سے متعلق پیش کٹوتی کی 292 تحاریک بھی مسترد کر دی گئیں۔

فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک کے مشاہدہ کاروں کی براہ راست مشاہدہ کاری پر مبنی رپورٹ کے مطابق بجٹ اجلاس کے دوران 123 اراکین پر مشتمل

123 اراکین پر مشتمل ایوان میں سے 92 اراکین (75 فیصد) نے بجٹ پر منعقدہ بحث میں حصہ نہ لیا۔ بحث میں شرکت نہ کرنے والوں میں 21 خواتین اور 71 مرد اراکین شامل تھے۔

ایوان میں سے 92 اراکین (75 فیصد) نے بجٹ پر منعقدہ بحث میں حصہ نہ لیا۔ بحث میں حصہ نہ لینے والوں میں 21 خواتین جبکہ 71 مرد اراکین شامل تھے۔ بحث میں حصہ نہ لینے والی خواتین اراکین میں سے 10 کا تعلق پاکستان تحریک انصاف، تین کا جمیعت العلما اسلام (ف)، دو کا پاکستان مسلم لیگ (ن)، دو کا قومی وطن پارٹی (شیر پاؤ) اور ایک ایک کا عوامی جمہوری اتحاد پاکستان، عوامی نیشنل پارٹی، جماعت اسلامی اور پاکستان پیپلز پارٹی کیساتھ تھا۔

اسی طرح جن 71 مرد اراکین نے بجٹ پر ہونیوالی بحث میں حصہ نہ لیا ان

صوبائی وزیر خزانہ نے مالی سال 2016،17 کے سالانہ اور سال 2015،16 کے ضمنی میزانئے کو ایوان میں پیش کرنے پر 01 گھنٹہ 34 منٹ صرف کئے۔

میں سے بھی سب سے زیادہ 37 اراکین کا تعلق پاکستان تحریک انصاف، 08 کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن)، 08 کا جمعیت العلما اسلام (ف)، 07 کا قومی وطن پارٹی (شیر پاؤ)، 04 کا عوامی جمہوری اتحاد پاکستان، 03 کا جماعت اسلامی، 02 کا عوامی نیشنل پارٹی جبکہ ایک رکن کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے تھا۔ بحث میں حصہ نہ لینے والوں میں ایک آزاد رکن بھی شامل تھے۔

ایوان کے 123 اراکین میں سے جن 31 اراکین نے بجٹ پر ہونیوالی بحث میں حصہ لیاان میں 30 مرد اور صرف ایک خاتون رکن شامل تھی جنکا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) سے تھا۔ خاتون رکن نے 15 منٹ تک بجٹ پر بحث کی جبکہ 30 مرد اراکین کی بحث کا مجموعی دورانیہ 659 منٹ رہا۔ بحث میں حصہ لینے والے 30 مرد اراکین میں سے 08 کا تعلق پاکستان تحریک انصاف، 06 کا جمعیت العلما اسلام (ف)، 05 کا پاکستان مسلم لیگ (ن)، 04 کا پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز، 03 کا جماعت اسلامی، 02 کا عوامی نیشنل پارٹی جبکہ ایک کا قومی وطن پارٹی (شیر پاؤ) سے تھا، ایک آزاد رکن بھی بحث میں حصہ لینے والوں میں شامل تھے۔

اہم اراکین کی شرکت

وزیراعلیٰ (قائد ایوان) نے آٹھ میں سے سات نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 69 فیصد وقت ایوان میں گزارا۔ قائد حزب اختلاف نے چھ نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 77 فیصد وقت تک ایوان میں موجود رہے تاہم صوبائی وزیر خزانہ نے تمام نشستوں میں کل وقتی شرکت کی۔ سپیکر نے تمام نشستوں کی صدارت کی تاہم ایوان کا دو فیصد وقت مختلف نوعیت کے وقفوں پر صرف ہوا۔ ڈپٹی سپیکر سات نشستوں میں شریک رہیں مگر انہیں کسی بھی نشست کی صدارت کا موقع نہ ملا۔

پارلیمانی قائدین میں سے قومی وطن پارٹی (شیر پاؤ) کے پارلیمانی قائد نے تمام آٹھ نشستوں، جماعت اسلامی اور عوامی نیشنل پارٹی کے قائدین نے سات، سات نشستوں، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائد نے چار نشستوں اور پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی قائد نے ایک نشست مین شرکت کی۔

کورم

اجلاس کے دوران دو مرتبہ کورم کی نشاندہی کی گئی۔ تیسری نشست میں

ایوان نے نئے مالی سال کے بجٹ کی 59 تجاویز کی منظوری دی اوران پر پیش کی گئی کٹوتی کی 953 تحاریک کو مسترد کر دیا۔

قومی وطن پارٹی (شیر پاؤ) کے پارلیمانی قائد نے تمام آٹھ نشستوں، جماعت اسلامی اور عوامی نیشنل پارٹی کے قائدین نے سات، سات نشستوں، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائد نے چار نشستوں اور پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی قائد نے ایک نشست میں شرکت کی۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک رکن نے کورم کی کمی کی نشاندہی کی تاہم گنتی کرانے پر کورم پورا پایا گیا تاہم چوتھی نشست جس کے دوران تحریک انصاف کے ایک رکن نے کورم کی نشاندہی کی اور اس نشست کو اسی باعث ملتوی کرنا پڑا۔

تلخ جملوں کا تبادلہ

اجلاس کی پانچویں نشست کے دوران سرکاری بینچوں کے درمیان تخ جملوں کا تبادلہ ہوا اور ایوان میں اس وقت ناخوشگوار ماحول مشاہدے میں آیا جب حکمران جماعت پاکستان تحریک انصاف ہی کے ایک رکن اور صوبائی وزیر صحت کے درمیان کٹوتی کی ایک تحریک پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ اس جھگڑے کے نتیجے میں چیئر کو نشست قبل از وقت معطل کرنا پڑی اور نظام کار پر موجود کئی ایک امور نہ نمٹائے جا سکے۔

قرارداد

اجلاس کے دوران ایوان نے صوبائی ایوان کے اراکین کے اعزازیے کو بلوچستان اسمبلی کے اراکین کے برابر مقرر کرنیکی ایک قرارداد کی بھی منظوری دی۔ قرارداد جمعیت العلما اسلام (ف) کے ایک رکن نے ایوان میں پیش کی۔

واک آؤٹ اور احتجاج

اجلاس کے دوران واک آؤٹ کے دو اور احتجاج کا ایک واقعہ مشاہدے میں آیا۔ ایک واک آؤٹ مشترکہ طور پر اور دوسرا انفرادی طور پر کیا گیا جبکہ احتجاج متحدہ حزب اختلاف نے کیا۔ متحدہ حزب اختلاف نے وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے دوران ایک گھنٹہ 34 منٹ تک ایوان کے اندر احتجاج کیا اور مسلسل نعرے بازی کرتی رہی۔

پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے صوبے میں بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کیخلاف ایک منٹ کیلئے مشترکہ واک آؤٹ کیا گیا جبکہ انفرادی واک آؤٹ بھی پاکستان تحریک انصاف ہی کے ایک رکن نے چیئر کی طرف سے انہیں بجٹ پر تقریر نہ کرنے دیئے جانے کیخلاف کیا۔ اس واک آؤٹ کا دورانیہ 20 منٹ رہا۔

اہم پارلیمانی اصطلاحات

حمیرا ہاشمی، ایڈووکیٹ

⇐ **استحقاقی سوال**

استحقاقی سوالات اسمبلی یا اس کے کسی رکن کے حقوق یا استحقاق سے متعلق ہوتے ہیں۔ کسی ایک رکن کی صورت میں انہیں ذاتی استحقاق کے نکات کہا جاتا ہے۔ قومی اسمبلی کی کارروائی کے ضوابط و طریق کار 2007 کے روسے ''کوئی رکن سپیکر کی رضامندی سے کسی رکن یا اسمبلی یا اس کی کسی کمیٹی کے استحقاق کی خلاف ورزی پر سوال اٹھا سکتا ہے

⇐ **قراردادیں**

قراردادوں کے ذریعے پارلیمنٹ یا اس کے ایوان اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں، سفارشات کرتے ہیں یا کسی اہم معاملے پر کوئی پیغام دیتے ہیں، مثلاً کسی واقعہ یا اقدام کی مذمت کی جاتی ہے، حکومت سے کارروائی کی درخواست کی جاتی ہے وغیرہ۔ وزرائ یا نجی ارکان بھی قراردادیں پیش کرسکتے ہیں۔ ا

⇐ **توجہ دلاؤنوٹس**

''توجہ دلاؤنوٹس'' کے ذریعے کوئی رکن یا زیادہ سے زیادہ پانچ ارکان کا کوئی گروپ عوامی اہمیت کے کسی فوری مسئلے پر متعلقہ وزیر کی توجہ مبذول کرا سکتا ہے۔ ضوابط کے تحت یہ نوٹس اٹھانے والا ہر رکن متعلقہ معاملے پر صرف ایک سوال پوچھ سکتا ہے اور متعلقہ وزیر ایک ابتدائی اور مختصر پالیسی بیان کے بعد ہر سوال کا جواب دینے کا پابند ہوتا ہے۔ یہ نوٹس ہمیشہ ایجنڈا کے شروع اور آخر میں ہوتے ہیں اور ارکان ایک نشست میں صرف دو نوٹس پیش کرسکتے ہیں۔

⇐ **عوامی اہمیت کے امور**

قومی اسمبلی کے طریق کار وکارروائی کے ضوابط کے ضابطہ 87 کے تحت سپیکر آخری توجہ دلاؤنوٹس پر بحث کے بعد نجی ارکان کے دن پر نشست کا نصف گھنٹہ فوری عوامی اہمیت کے امور پر بحث کے لئے مختص کر سکتا ہے۔ اس میں وہ امور شامل ہوتے ہیں جو کسی حالیہ نشان زدہ یا غیر نشان زدہ سوال کا موضوع ہوں۔

⇐ **ضابطہ 259 کے تحت تحاریک**

ضابطہ 259 کے تحت کوئی وزیر یا رکن تحریک کا نوٹس دے سکتا ہے کہ کسی پالیسی، صورتحال، بیان یا کسی دوسرے معاملے کو زیر غور لایا جائے۔

⇐ **بجٹ تجاویز**

بجٹ پر عمومی بحث کے لئے مخصوص دنوں میں اسمبلی پورے بجٹ پر یا اس سے متعلق کسی سوال پر بحث کر سکتی ہے۔ تاہم اس مرحلے پر کوئی تحریک پیش نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی بجٹ ووٹ کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

⇐ **مطالبات زر**

ہر وزارت یا ڈویژن کے لئے تجویز کی گئی گرانٹ کے حوالے سے الگ مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔ ہر مطالبے میں کل مجوزہ گرانٹ کا بیان اور اس میں شامل آئٹمز کے لئے تفصیلی تخمینہ کا بیان شامل ہوتا ہے۔

⇐ **نکتہ ہائے اعتراض**

نکتہ ہائے اعتراض کی صورت میں ارکان کو اہم سیاسی موضوعات اور اپنے حلقے

کے مسائل اجاگر کرنے کے لئے لمبی لمبی تقریریں کرنے کا موقع ملتا ہے۔ قومی اسمبلی کے موجودہ فریم ورک میں چونکہ ارکان کو اپنے مسائل سامنے لانے کا اور کوئی راستہ مہیا نہیں کیا گیا اسی لئے وہ اس مقصد کے لئے نکتہ ہائے اعتراض کو استعمال کرتے ہیں۔ ان تقریروں کو اسمبلی کی کارکردگی میں شمار نہیں کیا جاتا۔

⇐ **تحریک التوا**

ایسی تحریک جس کے تحت کوئی حالیہ اور فوری عوامی اہمیت کا ٹھوس معاملہ زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔ بحث کے آخر میں متعلقہ وزیر کو ارکان کی طرف سے اٹھائے گئے نکات کا جواب دینا ہوتا ہے

⇐ **ترامیم**

اسمبلی کی طرف سے کسی سابقہ تحریک پر فیصلہ دیئے جانے سے قبل اس میں ترمیم کی تحریک

⇐ **اسمبلی**

⇐ اسمبلی" سے مراد قومی اسمبلی

⇐ **ضمنی انتخابات**

ضمنی انتخاب اس وقت ہوتا ہے جب قومی یا صوبائی اسمبلی کی کوئی نشست اس کی مدت عام انتخابات کے درمیانی عرصہ کے دوران کسی رکن کی موت، استعفیٰ، نااہلیت یا رکن کو نشست سے فارغ کرنے کی بنا پر خالی ہو جائے۔

⇐ **بجٹ**

بجٹ مالی سال کے لئے صوبائی حکومت کی وصولیوں اور اخراجات کے تخمینہ کا بیان ہے جو ہر مالی سال میں اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے۔

⇐ **صدر نشین**

کسی نشست کے حوالے سے صدر نشین سے مراد وہ شخص ہے جو اس نشست کی صدارت کر رہا ہو۔

⇐ **توجہ دلاؤ نوٹس**

ایسا نوٹس جس کے ذریعے امن وامان سے متعلق عوامی اہمیت کا کوئی سوال اٹھایا جائے۔

⇐ **صدر**

ایوان یا کسی کمیٹی کے کسی اجلاس کا پریزائیڈنگ آفیسر

⇐ **چیمبر**

وہ جگہ جہاں اسمبلی اپنی کارروائی کے لئے اجلاس منعقد کرتی ہے۔

⇐ **کمیٹی**

ضوابط کے تحت قائم کی گئی کمیٹی

⇐ **آئین**

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین 1973

⇐ **ڈپٹی سپیکر**

جب سپیکر کا عہدہ خالی ہو یا سپیکر غیر حاضر ہو یا کسی وجوہ کی بنا پر اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے قاصر ہو تو ڈپٹی سپیکر بطور سپیکر کام کرتا ہے۔ اس عہدے کیلئے بھی اسمبلی میں باضابطہ انتخاب ہوتا ہے۔

⇐ **انتخاب**

ووٹ کے ذریعے نمائندہ منتخب کرنے کا عمل

⇐ **مالیاتی بل**

ہر مالی سال کے لئے صوبائی حکومت کی مالیاتی تجاویز کو موثر بنانے کے لئے ہر سال متعارف کرایا جانے والا بل جس میں کسی عرصے کی ضمنی مالیاتی تجاویز کو موثر بنانے کا بل بھی شامل ہوتا ہے۔

⇐ **قائد حزب اختلاف**

وہ رکن جو سپیکر کی رائے میں وقتی طور پر حزب اختلاف کے ارکان کی اکثریت کا قائد ہو۔

⇐ **قانون سازی**

قانون بنانے کا عمل

⇐ **قانون سازی کی کارروائی**

وہ کارروائی جس کے تحت اسمبلی بل منظور کرتی ہے۔

⇐ **رکن**

اسمبلی کا رکن اور کوئی بل، ترمیم، تحریک یا قرارداد پیش کرنے یا اس کی مخالفت کرنے کی صورت میں وزیر بھی اس میں شامل ہے۔

⇐ **انچارج رکن**

حکومتی بل کی صورت میں حکومت کی نمائندگی کرنے والا وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری، اور ارکان کے بل کی صورت میں وہ رکن جس نے یہ متعارف کرایا ہو یا کوئی دوسرا رکن جسے اس کی غیر موجودگی میں چارج سنبھالنے کے لئے تحریری طور پر مجاز بنایا گیا ہو۔

⇐ **وزیر**

وزیر اعظم، وفاقی وزیر یا وزیر مملکت، یا پارلیمانی سیکرٹری جسے وزیر کی طرف سے اس ضمن میں کوئی ذمہ داری سونپی یا تفویض کی گئی ہو۔

⇐ **تحریک**

کسی رکن یا کسی معاملے سے متعلق وزیر کی طرف سے پیش کی گئی تجویز جو اسمبلی

میں زیر بحث لائی جاسکتی ہو اور اس میں ترمیم بھی شامل ہے۔

⇐ **پیش کنندہ یا محرک**

بل، قرارداد، تحریک یا ترمیمی بل، قرارداد یا تحریک اور حکومتی بل کی صورت میں قرارداد، تحریک یا ترمیم پیش کرنے والا وزیر یا حکومت کی نمائندگی کرنے والا پارلیمانی سیکرٹری

⇐ **حزب اختلاف**

⇐ پارٹی یا پارٹیاں جو حکومتی پارٹی سے تعلق نہ رکھتی ہوں یا پارلیمان یا صوبائی اسمبلیوں میں موجود ایسی جماعتیں جو حکومت میں شامل نہ ہوں۔

⇐ **نظام کار یا ایجنڈا**

کارروائی کی فہرست جو کسی ایک دن اسمبلی کے روبرو پیش ہونی ہو۔

⇐ **پارلیمنٹ ہاؤس**

وہ عمارت جو اسمبلی کی نشست کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

⇐ **نکتہ اعتراض**

نکتہ اعتراض ان ضوابط یا آئین کے آرٹیکلز جن کے تحت اسمبلی کام کرتی ہے، کی تشریح یا ان پر عملدرآمد سے متعلق ہوتا ہے اور اس میں کوئی ایسا سوال اٹھایا جائے گا جو سپیکر کے علم میں ہو۔ تاہم ہماری پارلیمان اور صوبائی اسمبلیوں میں اراکین اس سہولت کا استعمال دیگر نوعیت کے معاملات کو اٹھانے کیلئے بھی کرتے ہیں۔

⇐ **رکن**

وہ رکن جو وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری نہ ہو۔

⇐ **رکن کا بل**

رکن کی طرف سے متعارف کرایا جانے والا قانون

⇐ **کارروائیاں**

ایوان یا کمیٹی کی طرف سے کئے جانے والے اقدامات، کارروائی کا اہم ترین حصہ اس میں لئے جانے والے فیصلے ہوتے ہیں۔

⇐ **کورم**

کورم ارکان کی وہ کم سے کم تعداد ہے جو اسمبلی کی کارروائی کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ آئین کے آرٹیکل 55(2) کے تحت اسمبلی کے کل ارکان کا 1/4 کورم کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

⇐ **وقفہ سوالات**

ضوابط کے تحت سوالات پوچھنے اور جوابات دینے کے لئے مقررہ وقت

⇐ **قرارداد**

عوامی دلچسپی کے کسی معاملے پر بحث اور اظہار رائے کے لئے پیش کی جانے والی تحریک جس میں آئین میں درج قرارداد بھی شامل ہوتی ہے۔

⇐ **سپیکر**

اسمبلی کا سپیکر اور اس میں ڈپٹی سپیکر یا وقتی طور پر چیئرپرسن کے طور پر کام کرنے والا کوئی رکن۔

⇐ **سارجنٹ ایٹ آرمز**

سپیکر کی طرف سے ایوان میں نظم بر قرار رکھنے کے لئے مقرر کیا جانے والا افسر

⇐ **نشان زدہ سوال**

ایسا سوال جس پر زبانی و تحریری جواب طلب کیا گیا ہو۔

⇐ **سٹینڈنگ کمیٹی**

اسمبلی کا ایک ذیلی یونٹ جو اسمبلی کو اپنے فرائض کی تکمیل میں معاونت کے لئے مستقل طور پر قائم کیا جاتا ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی کو اسمبلی کی طرف سے کسی خاص شعبے پر قانون سازی کا دائرہ اختیار دیا جاتا ہے۔

⇐ **نشست**

کسی ایک دن اسمبلی یا کمیٹی کا اجلاس

⇐ **غیر نشان زدہ سوال**

ایسا سوال جس پر تحریری جواب طلب کیا گیا ہو۔

⇐ **آرڈیننس**

آئین کے آرٹیکل 87 کے تحت قومی اسمبلی اور سینیٹ کا اجلاس جاری نہ ہونے کی صورت میں صدر پاکستان کو آرڈیننس کے ذریعے قوانین کے نفاذ کا اختیار حاصل ہے۔ یہ آرڈیننس 120 دن کے لئے موثر ہوتے ہیں جن کے اندر حکومت کو پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں اس کی منظوری حاصل کرنا ہوتی ہے۔ آرڈیننسوں کے ذریعے قانون سازی کو پارلیمنٹ کی ناکامی سمجھا جاتا ہے۔

⇐ **کارکردگی**

پارلیمانی کارکردگی بنیادی طور پر قانون سازی اور قراردادوں کی صورت میں ہوتی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پارلیمنٹ کس قدر فعال ہے۔ کارکردگی کا معیار بھی اہمیت کا حامل ہے۔ قانون سازی "حکومتی بلوں" اور "نجی ارکان کے بلوں" کی صورت میں ہوتی ہے۔

ڈاکٹر نفیسہ شاہ

این اے 309 (سندھ)، سیاسی وابستگی: پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز

عرصہ رکنیت: 2013 تا 2018

شفاء چشتی

محترمہ نفیسہ شاہ کا تعلق سندھ کے معروف سیاسی خانوادے شاہ خاندان سے ہے۔ آپ ایوان زیریں میں خواتین کیلئے مخصوص نشستوں میں سے ایک نشست پر عام انتخابات 2013 میں پاکستان پیپلز پارٹی کے پلیٹ فارم سے منتخب ہوئیں اور اس معزز ایوان میں اپنے فرائض ادا کر رہی ہیں۔

حال ہی میں سندھ کی وزارت اعلیٰ سے مستعفی ہونیوالے سید قائم علیشاہ کی یہ صاحبزادی پاکستان پیپلز پارٹی کے دور حکومت (2008 تا 2013) کے دوران دولت مشترکہ پارلیمانی ایسوسی ایشن کی نائب صدر، قومی کمیشن برائے انسانی ترقی کی چیئر پرسن اور پارلیمانی ویمن کاکس کی جنرل سیکرٹری بھی رہ چکی ہیں۔

ڈاکٹر نفیسہ شاہ سیاستدان ہونے کیساتھ ساتھ ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے بھی پہچانی جاتی ہیں۔ آپ نے اولیول سینٹ جوزف کانوینٹ سکول سے جبکہ اے لیول کراچی گرامر سکول سے پاس کیا۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری یونیورسٹی آف آکسفورڈ، لندن سے حاصل کی۔

محترمہ نفیسہ شاہ نے اپنے باضابطہ سیاسی سفر کا آغاز مقامی حکومتوں کے انتخابات میں حصہ لیکر کیا اور 2001 اپنے آبائی شہر خیرپور کی ضلع ناظم بنیں۔

قبل ازیں محترمہ نفیسہ شاہ نے گریجوایشن کرنے کے بعد کچھ عرصہ شعبہ صحافت کو بھی اختیار کیا اور نیوزلائن نامی ادارے کیساتھ کام کیا جبکہ ایس ڈی پی آئی نامی ادارے کیساتھ بھی منسلک رہیں۔

ماحولیاتی مسائل، ترقی اور صنفی مسائل پر آپکی رپورٹس نے نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر پذیرائی حاصل کی۔ یہی وجہ تھی کہ 1993 میں پاکستانی اخبارات و جرائد کی مسلمہ تنظیم آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی (اے پی این ایس) نے آپکو سال کی بہترین سٹوری لکھنے کا ایوارڈ عطا کیا۔ انہی خدمات پر اقوام متحدہ کے گلوبل رول آف آنرکی بھی مستحق ٹھہرائی گئیں۔ ڈاکٹر نفیسہ شاہ کو معیاری تحقیقاتی کام کرنیکی بدولت شیوننگ سکالرشپ بھی ایوارڈ ہوا۔

ڈاکٹر نفیسہ شاہ کی سماجی خدمات اور تحقیق سرگرمیوں کی بدولت ورلڈ اکنامک فورم نے 2005 میں انہیں ینگ گلوبل لیڈرز میں شمار کیا جبکہ عالمی شہرت یافتہ جریدے نیوز ویک نے 2011 میں انہیں پاکستان کی ان 100 عورتوں میں سے ایک قرار دیا جنہوں نے ملک کیلئے متاثر کن خدمات انجام دیں۔

نیچے کی سطور میں 14 ویں قومی اسمبلی کے پہلے تین پارلیمانی سالوں کے دوران محترمہ نفیسہ شاہ کی پارلیمانی کارکردگی کا خلاصہ نذر قارئین ہے۔

ڈاکٹر نفیسہ شاہ کی سماجی خدمات اور تحقیق سرگرمیوں کی بدولت ورلڈ اکنامک فورم نے 2005 میں انہیں ینگ گلوبل لیڈرز میں شمار کیا جبکہ عالمی شہرت یافتہ جریدے نیوز ویک نے 2011 میں انہیں پاکستان کی ان 100 عورتوں میں سے ایک قرار دیا جنہوں نے ملک کیلئے متاثر کن خدمات انجام دیں۔

حاضری

ایوان کے اجلاسوں میں باقاعدگی کیساتھ شرکت اراکین کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے ایوان زیریں کے اجلاسوں کی مشاہدہ کاری کے عمل میں اراکین کی حاضری کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔

14 ویں قومی اسمبلی کے ابتک 25 جبکہ پارلیمان کے 8 مشترکہ اجلاس منعقد ہوئے۔ مجموعی طور پر منعقدہ یہ 33 اجلاس 29 نشستوں پر محیط تھے۔ محترمہ نفیسہ شاہ نے ان میں سے 270 (82 فیصد نشستوں میں شرکت کی۔

وقفہ سوالات

وقفہ سوالات پارلیمان میں عوامی نمائندگی اور حکومت سے جوابدہی کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ منتخب نمائندے اس ذریعہ کو اختیار کرتے ہوئے مختلف حکومتی اداروں اور امور سے متعلق سوالات اٹھاتے ہیں۔ حکومتی اداروں، محکموں اور وزارتوں کو ایوان کے روبرو جوابدہ بنایا جاتا ہے۔

محترمہ نفیسہ شاہ نے اس عرصے کے دوران 214 نشانذدہ اور 79 غیر نشانذدہ سوالات سمیت مجموعی طور پر 293 سوالات اٹھائے۔ آپ نے اپنے سوالات میں جن وزارتوں کو مخاطب کیا ان میں کابینہ سیکرٹریٹ، پانی و بجلی، پٹرولیم و قدرتی وسائل، مواصلات، تجارت، ریاستوں و سرحدی امور، خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری، داخلہ وانسداد منشیات، ہاؤسنگ و ورکس، صنعت و پیداوار اور وزارت پارلیمانی امور، قانون، انصاف و انسانی حقوق، دفاع، نیشنل فوڈ سیکیورٹی و تحقیق، بین الصوبائی رابطہ، اسٹیبلشمنٹ ڈویژن، وزیراعظم سیکرٹریٹ، خارجہ امور، منصوبہ بندی، ترقی اور اصلاحات، ریلوے، نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشنز اینڈ کو آرڈینیشن، سمندر پار پاکستانیوں اور انسانی وسائل کی ترقی ریاستوں و سرحدی امور، کیبیٹل ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن، ٹیکسٹائل، ایویشن ڈویژن، مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی، سائنس و ٹیکنالوجی، وفاقی تعلیم و فنی تربیت، خارجہ امور، وزارت اطلاعات و نشریات و قومی ورثہ انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی مواصلات اور تعلیم، تربیت و اعلیٰ تعلیم میں معیارات کی وزارتیں شامل ہیں۔ محترمہ نفیسہ شاہ نے اس عرصے کے دوران منعقدہ وقفہ ہائے سوالات کے دوران سب سے زیادہ یعنی 45 سوالات وزارت خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، نجکاری و شماریات سے دریافت کئے، محترمہ کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل رہی جس سے آپ نے 40 سوالات دریافت کئے جبکہ تیسرے نمبر پر آپ نے داخلہ و انسداد منشیات کی وزارتوں کو جوابدہ بنایا اور اس وزارت سے 36 سوال دریافت کئے۔

قانون سازی کی کارروائی میں شرکت

محترمہ نفیسہ شاہ نے اس عرصے کے دوران ایوان زیریں کے نظام ہائے کار میں 14 نجی قانونی مسودات شامل کرائے۔ جن میں سے 09 قانونی مسودات ایوان میں متعارف کرائے گئے جبکہ 05 کو زیر غور نہ لایا گیا۔ ان قانونی مسودات میں انسداد عصمت دری قوانین (ترمیمی) بل 2015، عزت کے نام پر قتل کے انسدادی قوانین کا (ترمیمی) بل 2015، نجکاری کمیشن (دوسرا ترمیمی) بل 2015، سول سرونٹ (ترمیمی) بل 2014، آئینی (ترمیمی) بل 2014 (برائے ترمیم کئے جانے شق 51 و 106)، انتخابی قوانین (ترمیمی) بل 2014 (برائے ترمیم کئے جانے دفعات 13 و 49 و داخل کئے جانے نئی دفعات 51 اے و 7 سی)، نیشنل ایئر ٹرانسپورٹیشن سیفٹی بورڈ بل 2014، ایچ آئی وی ایڈز (تحفظ و قابو پائے جانے) بل 2013 اور پولیٹیکل پارٹیز آرڈر (ترمیمی) بل 2013 شامل ہیں۔

ایوان کی کارروائی میں شرکت

اولیول سینٹ جوزف کانوینٹ سکول، اے لیول کراچی گرامر سکول سے پاس کیا، پی ایچ ڈی کی ڈگری یونیورسٹی آف آکسفورڈ، لندن سے حاصل کی۔

اس سے مراد ہے کہ کسی رکن نے ایوان کے منعقدہ اجلاسوں کی مختلف نشستوں میں حاضر ہونے کے علاوہ نظام کار میں امور شامل کرائے، شامل امور پر اگر بحث ہوئی تو اس میں حصہ لیا یا امور شامل بھی کرائے اور ان امور پر منعقدہ بحث میں حصہ بھی لیا۔ محترمہ نفیسہ شاہ نے اس عرصے کے 59 پارلیمانی مداخلتیں کیں۔

محترمہ نفیسہ شاہ نے اس عرصے کے دوران ایوان کی کارروائی میں شرکت

ڈاکٹر نفیسہ شاہ سیاستدان ہونے کیساتھ ساتھ ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے بھی پہچانی جاتی ہیں

کرتے ہوئے 15 مرتبہ بجٹ، 08 مرتبہ قراردادوں، 16 مرتبہ قانون سازی کے عمل، 09 مرتبہ توجہ دلاؤ نوٹس، 02 مرتبہ شکریہ کی تحاریک، ایک مرتبہ ایوان کے قواعد وضوابط ہائے کار میں ترمیم اور سات مرتبہ تحاریک زیر ضابطہ 259 پر اظہار خیال کیا۔

اسی طرح آپ نے اس عرصہ میں منعقدہ اجلاسوں کی مختلف نشستوں کے دوران 59 توجہ دلاؤ نوٹس، 11 تحاریک زیر ضابطہ 259 اور 04 تحاریک زیر ضابطہ 23، 18 قراردادیں، 40 نکات ہائے اعتراض پیش کئے جبکہ عوامی اہمیت کا ایک معاملہ بھی اٹھایا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

محترمہ نفیسہ شاہ نے چوتھے پارلیمانی سال کے ابتدائی اجلاسوں تک مجموعی طور پر 59 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے۔ اٹھائے گئے توجہ دلاؤ نوٹسوں میں سے 30 کو ایوان نے اٹھایا۔ آپکی طرف سے اٹھائے گئے توجہ دلاؤ نوٹسوں میں وزارت داخلہ و انسداد منشیات، کابینہ سیکرٹریٹ، مواصلات، وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل، پانی و بجلی، خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، شماریات و نجکاری، تجارت، ٹیکسٹائل انڈسٹری، پارلیمانی امور، وزارت بین الصوبائی رابطہ، نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشنز اینڈ کوآرڈینیشن، قانون انصاف وانسانی حقوق، وزارت تعلیم، تربیت اور اعلیٰ تعلیم میں معیارات اوروزارت اطلاعات ونشریات اور قومی ورثہ کی توجہ ان وزارتوں سے متعلقہ اہم امور کی جانب مبذول کرائی گئی۔

محترمہ نفیسہ شاہ کی طرف سے اٹھائے گئے ان توجہ دلاؤ نوٹسوں میں جن معاملات کو اٹھایا گیا ان میں لواری ٹنل کی بندش، تاجروں کو ٹیکس ریٹرنز جمع کرانیکی ٹیکس ایمنسٹی سکیم کی ناکامی، ٹیکسٹائل کی برآمدات میں کمی، اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی تعمیر کے باعث لاہور میں قومی ورثے کو لاحق سنگین خطرات، لوک ورثہ اسلا آباد کے ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن کی ادائیگی میں تعطل، بجلی کی قیمتوں میں کمی کے فواعد صارفین تک منتقل نہ کرنے، پانی کی تقسیم سے متعلقہ تنازعات کو نمٹانے کی ناقص حکمت عملی اور پانی کو محفوظ بنانے کی غیر موثر پالیسی، نادرا کے 350 ملازمین کی بغیر پیشگی نوٹس برخاستگی، گیس کمپنیوں کے کسارے کو پورا کرنے کیلئے تمام بوجھ کی صارفین پر منتقلی، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت وسیلہ حق پروگرام کی معطلی، مقامی حکومتوں کے انتخابات مین ملک کے بعض علاقوں مین خواتین کو قبائلی معاہدوں کے ذریعے حق رائے دہی سے محروم کرنا، راولپنڈی، اسلام آباد میٹروبس پراجیکٹ کے مالی معاملات، ایل این جی کی خریداری کے معاہدے میں شرکت کیلئے حکومت کا سوئی سدرن اور ناردرن پر دباؤ ڈالنا، ایل این جی کی درآمد میں شفافیت کی کمی، پی آئی اے مین 50 نئے آفیسرز کی ڈیپوٹیشن پر تعیناتی، مشترکہ مفادات کونسل کے اجلاس کی عدم طلبی، ملک کے مختلف علاقوں میں 18 گھنٹے تک بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ، نیو یارک مین پی آئی اے کی ملکیت روزویلٹ ہوٹل کی فروخت، بلوچستان سے 30 ہزار افراد کی ہجرت پر حکومت کی عدم دلچسپی، ملک میں ایبولا وائرس کے سبب ہلاکتیں، پولیو کے کیسوں کی بڑھتی ہوئی تعداد، پولیو کے کاتمہ کی مہم کیلئے ناکافی فنڈز، صحافیوں، خواتین، وکلا اور زیر حراست افراد کی ہلاکتوں کے بڑھتے ہوئے واقعات اور ملک میں سیلاب کی تباہ کاریوں جیسے اہم معاملات شامل تھے۔

قراردادیں

محترمہ نفیسہ شاہ نے اس عرصے کے دوران 23 قراردادیں پیش کرنے میں اپنا کردار ادا کیا جن میں سے 13 منظور کی گئیں۔ ان قراردادوں کے موضوعات بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی پھانسیاں، مردم شماری، ماں اور بچے کی صحت، قصور میں بچوں کیساتھ زیادتی، کشمیری عوام کیساتھ یکجہتی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر حقیقی معنوں میں عمل کیلئے اقدامات، پولیو سے بچاؤ کے پروگرام پر مکمل طور پر عمل درآمد، مدرسہ کی تعلیم کو ریگولیٹ کرنے کے اقدامات، عالمی یوم خواتین پر خواتین کے ھقوق کے تحفظ کا عزم، بیورو آف شماریات کی خود مختاری، عصمت دری اور بچوں کیساتھ زیادتی کی مذمت، وفاقی دارالحکومت کی فول پروف سیکیورٹی اور میجر جنرل ثنا اللہ خان نیازی پر دہشت گردوں کے حملے کی مذمت کرنا شامل تھے۔

نکات ہائے اعتراض

محترمہ نفیسہ شاہ نے 14 ویں قومی اسمبلی کے چوتھے سال کے ابتدائی اجلاسوں (بجٹ اجلاس) تک مجموعی طور پر 40 نکات ہائے اعتراض پر اظہار خیال کیا۔

ان کی طرف سے اٹھائے نکات ہائے اعتراض کے موضوعات حکومت کے ادارے، تعلیم، توانائی وقدرتی وسائل، خزانہ واقتصادی پالیسی، گورننس، صنعت وپیداوار، ایوان کی کارروائی، خارجہ امور، امن وامان، ترقیاتی کام، دعا و تشکر، جمہوریت اور سیاسی پیش رفت، مواصلات اور کھیل سے متعلقہ امور تھے

تحاریک زیر ضابطہ 259

ایوان زیریں کے قواعد وضوابط ہائے کار 2007 کے ضابطہ 259 کے تحت کوئی بھی وزیر یا رکن کسی پالیسی، پیدا شدہ صورتحال یا کسی بھی دوسرے معاملے کو ایوان زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کرنیکا نوٹس دے سکتا ہے اور سپیکر سے گزارش کرسکتا ہے کہ وہ اس تحریک کو ایوان میں بحث کیلئے پیش کرنیکی اجازت

دے۔

محترمہ نفیسہ شاہ نے ضابطہ 259 کے تحت اس عرصہ میں مجموعی طور پر 11 تحاریک ایوان میں غور کیلئے پیش کیں۔ تاہم انکی پیش کی گئی کسی بھی تحریک زیر ضابطہ 259 پر ایوان مین بحث نہ کی گئی۔

ان تحاریک میں نفیسہ شاہ نے ٹیکس ایمنسٹی سکیم، توانائی کے جاری منصوبوں، چترال میں سیلاب کی صورتحال، ملک کے مختلف علاقں میں سیلاب سے بچاؤ کے حکومتی اقدامات، ایل این جی کی درآمد سے پیدا شدہ صورتحال، گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس، نوجوانوں کو فنی تعلیم فراہم کرنیکی حکومتی

انسٹھ توجہ دلاؤ نوٹس، 11 تحاریک زیر ضابطہ 259 اور 04 تحاریک زیر ضابطہ 18، 23 قرار دادیں، 40 نکات ہائے اعتراض پیش کئے، عوامی اہمیت کا ایک معاملہ بھی اٹھایا۔

پالیسی، پولیو ورکرز کی نامناسب سیکیورٹی سے پیدا شدہ صورتحال، ملک سے توانائی کے بحران کو ختم کرنے میں تھر کول کا کردار اور ملک میں متعددی بیماریوں کے باعث پیدا ہونیوالی صورتحال جیسے اہم معاملات کو ایوان میں زیر بحث لاناچاہتی تھیں۔

تحاریک زیر ضابطہ 18

ماحولیاتی مسائل، ترقی اور صنفی مسائل پر رپورٹنگ نے نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر پذیرائی حاصل کی، 1993 میں آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی (اے پی این ایس) نے نفیسہ شاہ کو ایوارڈ عطا کیا۔

ایوان زیریں کے قواعد وضوابط ہائے کار 2007 کے ضابطہ 18 کے تحت کوئی بھی رکن کسی بھی ایسے معاملے پر جو نکتہ اعتراض نہ ہو اور بنیادی طور پر حکومت سے متعلقہ ہو اور اس میں ایک سے زائد معاملات شامل نہ ہوں کو ایوان کے زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کرنیکا نوٹس دے سکتا ہے اور اور سپیکر سے گزارش کر سکتا ہے کہ وہ اس تحریک کو ایوان میں بحث کیلئے پیش کرنیکی اجازت دے۔

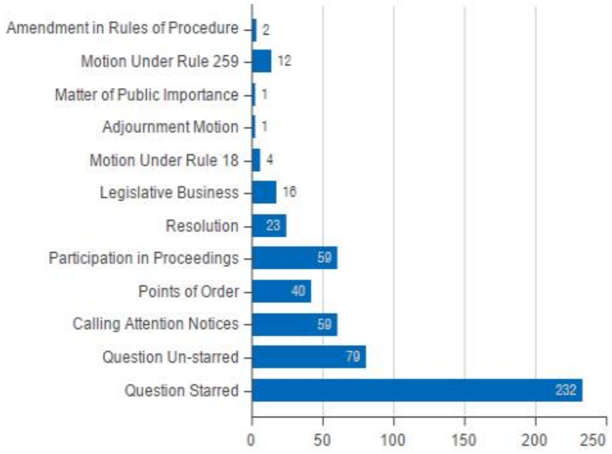

ایسے معاملے کو اٹھانے کیلئے سپیکر ماسوائے جمعہ کے، دوران اجلاس کسی بھی دن کی نشست کا آخری نصف گھنٹہ مختص کر سکتا ہے۔ ضابطہ 18 کی تحریک سپیکر کی رضامندی سے مشروط ہے اور اسے صرف طے شدہ تاریخ پر ہی پیش کیا جاسکتا ہے۔

محترمہ نفیسہ شاہ نے اس عرصے کے دوران مجموعی طور پر 04 تحاریک زیر ضابطہ 18 پیش کیں۔ ان تحاریک میں سے ایک تحریک جو انہوں نے 10ویں اجلاس کی چوتھی نشست میں اٹھائی میں انہوں نے کہا کہ وقفہ سوالات بہت اہم ہے تاہم اس میں دیگر تحاریک بھی شامل ہونی چاہئیں۔ پانچویں اجلاس کی چوتھی نشست میں پیش تحریک میں انہوں نے ایک پانچ سالہ بچی کی عصمت دری کا معاملہ اٹھایا اور وفاقی اور صوبائی حکومتیں اس حوالے سے تحفظ کے اقدامات اٹھائیں، انہوں نے ایوان پر زور دیا کہ اس حوالے سے متفقہ قرارداد منظور کی جائے۔ اسی اجلاس کی تیسری نشست میں محترمہ نفیسہ شاہ نے ایوان کو آگاہ کیا کہ یوٹیوب کی بندش کو ایک سال گزر گیا، ایوان حکومت سے کہے کہ یوٹیوب پر سے فوری پابندی ہٹائی جائے، انہوں نے تھری جی ٹیکنالوجی کی نیلامی کی صورتحال بھی جاننا چاہی۔ دوسرے اجلاس کی آٹھوین نشست میں انہوں نے ایک تحریک کے ذریعے محترمہ بے نظیر بھٹو کو انکی سالگرہ کے دن کے حوالے سے خراج عقیدت پیش کیا۔

عوامی اہمیت کا معاملہ

قومی اسمبلی کے چودھویں اجلاس کی ساتویں نشست میں محترمہ نفیسہ شاہ نے عوامی اہمیت کے معاملے کے طور پر دریافت کرنیکی کوشش کی کہ ملک مین تیزی سے رونما ہوتی ماحولیاتی تبدیلیوں کے پیش نظر حکومت توانائی کے متبادل ذرائع کے فروغ کیلئے کیا کوششیں کر رہی ہے۔

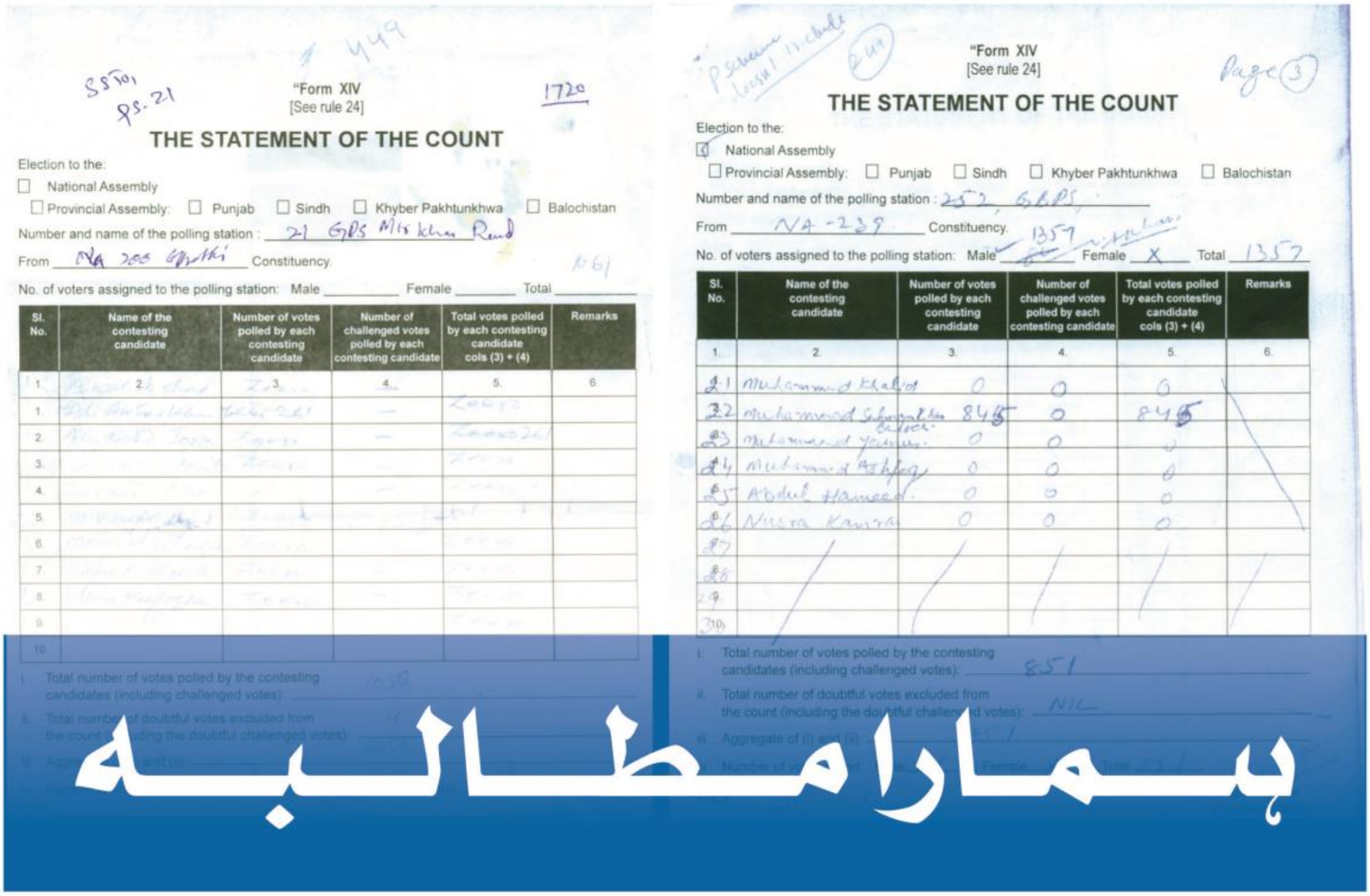

الیکشن کمیشن آف پاکستان 2013 کے عام انتخابات کو شفاف
بنانے کیلئے مندرجہ ذیل فارمز کو اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرے

- Form XIV (Statement of the Count)
- Form XV (Ballot Paper Account)
- Form XVI (Consolidation of Statements of the Count)
- Form XVII (Result of the Count)
- Polling Scheme exactly as implemented on Election Day

Free & Fair Election Network
FAFEN

See more at:
http://www.fafen.org/petition/ecp/sign

SIGN THIS PETITION